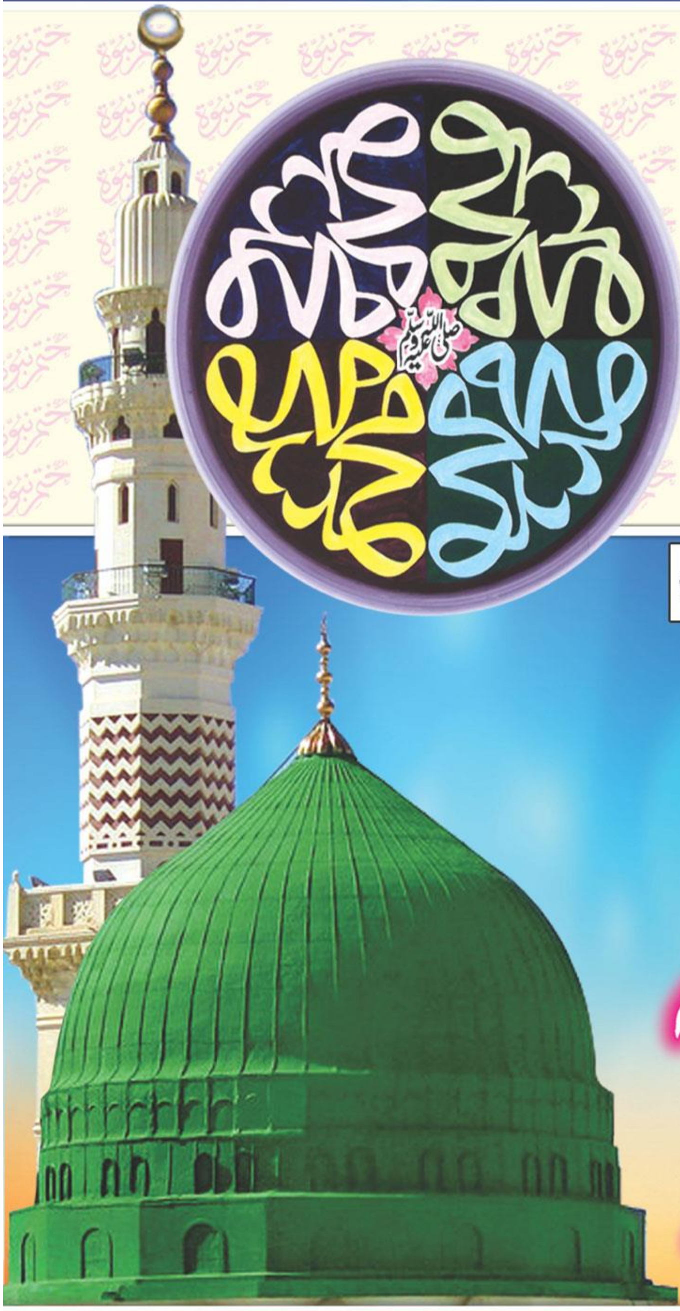

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۱ | ۱۱تا۱۸ربیع الاول ۱۴۴۴ھ مطابق ۸تا۱۵اکتوبر ۲۰۲۲ء | شمارہ: ۳۸

حیاتِ مبارکہ پر ایک نظر

اے رسولِ امیں خاتمِ المرسلیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کردیا

سیرت کا پیغام

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

دورانِ عدت مطلقہ کا نان ونفقہ سابقہ شوہر کے ذمہ ہے

س:.......میں اپنی بیٹی کی شادی جس شخص سے کی وہ دبئی میں رہائش پذیر تھا، دونوں خاندان کی باہمی رضامندی سے اپنی بیٹی کی شادی کی۔ لڑکے نے شادی کے بعد دبئی جاکر میری بیٹی کو وہاں بلالیا اور پھر ایک ماہ بعد میری بیٹی کو واپس پاکستان بھیج دیا اور پھر دوبارہ نہیں بلایا اور نہ ہی کوئی رابطہ کیا وقت گزرتا گیا۔ پاکستان میں مقیم ان کے والد اور والدہ سے رابطہ کرتے رہے۔ انہوں نے ہمیں کوئی جواب نہیں دیا، ہم بہت روئے گڑگڑائے کہ ہمارا قصور بتائیں پھر بھی ہمیں کوئی جواب نہیں دیا۔ اسی دوران پاکستان سے لڑکے کے بڑے بھائی نے طلاق کے کاغذات ابوظہبی بھیجے اور ۸/ اگست ۲۰۲۲ء لڑکے نے طلاق کے کاغذات پر دستخط کئے اور ہمارے پاس ۱۴/ ستمبر کو بذریعہ ٹی سی ایس ہمارے گھر کے پتہ پر پاکستان بھیجے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ میری بیٹی کو شرعی حق ملے اور نکاح نامہ پر اکتیس ہزار روپے حق مہر سکہ رائج الوقت مقرر کیا تھا، میں چاہتا ہوں میری بیٹی کو شریعت کے مطابق مہر کی رقم ملے۔ میری بیٹی کو جو لڑکے کی طرف سے زیور، کپڑے اور دیگر تحائف دیئے گئے تھے، شرعی طور پر وہ لڑکی کی ملکیت مانے جائیں گے یا نہیں؟ میری بیٹی کے علم میں نہیں تھا کہ طلاق ہوگئی ہے تو میری بیٹی گھر سے باہر بھی گئی تو میری رہنمائیں کہ میری بیٹی کی عدت کا وقت کب سے شروع ہوا؟

ج:.......صورت مسؤلہ میں اگر واقعتاً آپ کے داماد نے ہی طلاق نامہ پر دستخط کئے ہیں تو اس طلاق نامہ کی رُو سے آپ کی بیٹی کو تینوں طلاقیں واقع ہوچکی ہیں اور وہ حرمت مغلظہ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے شوہر پر حرام ہوچکی ہے، آئندہ ان کے درمیان کوئی صلح یا نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔ ۸/ اگست سے طلاق دیتے ہی عدت شروع ہوچکی ہے، عدت (تین ماہواریاں) پوری ہونے کے بعد عورت آزاد ہوگی اور دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔ سابقہ شوہر کے ذمہ مطلقہ بیوی کا مکمل مہر ادا کرنا لازم ہے۔ اسی طرح نکاح کے موقع پر جو جانبین سے تحائف زیور، کپڑے یا کوئی دوسری چیز لڑکے یا لڑکی کو دی گئی، وہ ان کی ملکیت شمار کی جائے گی، طلاق کے بعد واپس وصل نہیں کی جاسکتی۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ غاصب اور ظالم ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا حساب دینا پڑے گا۔ اسی طرح سابقہ شوہر کے ذمہ مطلقہ کا عدت کے دوران نان نفقہ بھی واجب ہے۔

صدقہ جاریہ کیا ہوتا ہے؟

س:.......صدقہ جاریہ کیا ہوتا ہے؟

ج:.......اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے ایسے خیر کے کاموں میں مال خرچ کرنا کہ جس کا فائدہ مسلسل جاری رہے، جیسے کسی جگہ پانی کی قلت بھی وہاں کنواں کھدوا دیا۔ مسافروں کے لئے مسافر خانہ بنوا دیا یا کوئی مسجد بنوادی یا کسی مسجد و مدرسہ کی تعمیر میں حصہ ڈال دیا یا کوئی دینی مدرسہ بنادیا یا کسی دینی مدرسہ میں پڑھنے والے بچوں کی خوراک پوشاک کا اور کتابوں وغیرہ کا انتظام کردیا یا مدرسہ کے بچوں کو قرآن مجید کے نسخے خرید کردیئے یا اہل علم کو ان کی ضروریات کی دینی کتابیں لے کردیں۔ لہٰذا جب تک ان چیزوں کا فیض جاری رہے گا، اس شخص کو اجر وثواب ملتا رہے گا، حتیٰ کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ثواب پہنچتا رہے گا، اسی کو صدقہ جاریہ کہتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۱ ۱۱تا۱۸ربیع الاول ۱۴۴۴ھ، مطابق ۸تا۱۵/اکتوبر ۲۰۲۲ء شمارہ:۳۸

اس شمارے میں!

سیلاب زدگان کی خوفناک صورتِ حال!	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
سیرت کا پیام	۷	مولانا عبدالرشید ارشدؒ
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کردیا	۱۰	مولانا تنظیم عالم قاسمی
محمد ﷺ.... حیات مبارکہ پر ایک نظر	۱۳	مولانا مفتی محمد راشد ڈسکوی
خطاب: جناب منظور احمد میو ایڈووکیٹ...	۱۷	مولانا محمد حسان اعجاز
عیسائی پادریوں سے چند سوالات (۱۶)	۱۹	مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ
چھارب ڈالرز کا جنازہ	۲۱	جناب ضیاء چترالی صاحب
۷/ستمبر.... یوم تشکر ریلی	۲۴	مولانا محمد ابراہیم ادہمی
اے رسول امیں، خاتم المرسلین.... ﷺ	۲۷	مولانا سیّد نفیس الحسینی ؒ

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیراعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میوؔ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرمؔ، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ   ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۸   (۱ ؁ نبوت کے واقعات)

۳۸:... آغازِ وحی کے موقع پر جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بغل میں لے کر تین مرتبہ پوری قوّت سے دبایا، جس کی تفصیل صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے، مقصد اس دبانے اور بار بار کے دبانے سے یہ تھا کہ اس رُوحانی ''تصرف'' کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اَطہر سے صفاتِ بشریہ کا ایک ایک دھبّہ صاف کردیا جائے، نقائصِ بشریت کے بجائے صفاتِ مَلکیہ سے اُسے معمور ومنوّر کردیا جائے، اور ایمان وانوارِ نبوّت کی تجلیات سے اسے رشکِ طُور بنادیا جائے۔

۳۹:... جیسا کہ پہلے گزرا آغازِ وحی کے موقع پر جبریلِ امین علیہ السلام غارِ حرا میں سورۂ اِقرأ کی ابتدائی پانچ آیتیں لائے، بعدازاں جبریل علیہ السلام غارِ حرا سے نکلے اور ایک جگہ پاؤں کی ایڑ لگائی، وہاں سے پانی کا چشمہ بہہ نکلا، جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو اور نماز کا طریقہ سکھانے کے لئے پہلے خود وضو کرکے دوگانہ ادا کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بغور ملاحظہ فرماتے رہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دو نمازوں کا حکم ہوا، دوگانۂ فجر اور دوگانۂ عصر۔ شبِ معراج تک یہی حکم رہا، شبِ معراج ۱۲ ؁ نبوّت میں پنج گانہ نمازوں کا حکم ہوا، اس کی تفصیل ۱۲ ؁ نبوّت کے ذیل میں آئے گی۔

۴۰:... نزولِ وحی کی ابتدا کے وقت جبریل علیہ السلام کی پہلی آمد چونکہ انسانی شکل میں ہوئی تھی اور اس سے یہ خیال ہوسکتا تھا کہ یہ کوئی آدمی یا جن نہ ہو، اس تردّد کو زائل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ جبریل علیہ السلام اپنی اصل مَلکوتی شکل میں ظاہر ہوں۔ ایک دن جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبلِ حرا اور مکہ کے درمیان تھے، جبریل علیہ السلام اپنی اصل شکل میں نمودار ہوئے، اس وقت وہ فضا میں کرسی پر بیٹھے تھے، اس منظر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر رُعب اور ہیبت چھائی کہ بدن پر کپکپی طاری ہوگئی، اسی حالت میں دولت کدہ تشریف لائے، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''زَمّلونی! زمّلونی'' (مجھے کپڑا اُڑھاؤ، کپڑا اُڑھاؤ)۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دَثّرونی! دَثّرونی!'' (مجھے چادر اُڑھاؤ، چادر اُڑھاؤ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھ کر لیٹ گئے، طبیعت میں سکون ہوا اور ہیبت کی کیفیت جاتی رہی۔

۴۱:... اللہ تعالیٰ نے سورۂ مدثر کی ابتدائی پانچ آیتیں نازل فرمائیں۔

۴۲:... اسی سال جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوف وخشیت کے آثار دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے عرض کیا کہ: ''ہرگز نہیں! شیطان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ آپ پر تسلط جمائے، بخدا! اللہ تعالیٰ آپ کو رُسوا (یہ ترجمہ مشہور روایت: ''لا یخزیک'' کے مطابق ہے، مصنف رحمہ اللہ نے ''لا یحزنک'' کی روایت لی ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ آپ کو غمگین نہیں کریں گے۔'') نہیں کریں گے، آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، راست گفتار اور مہمان نواز ہیں، ناداروں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں اور ناگہانی آفت میں لوگوں کی اعانت اور مدد فرماتے ہیں۔''

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

سیلاب زدگان کی خوفناک صورت حال!

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

گزشتہ جولائی، اگست، ستمبر۲۰۲۲ء میں بارشوں کے تسلسل اور گرمی کی حدت سے گلیشیر کے پگھلنے کی بنا پر پاکستان کی تاریخ کا شدید ترین سیلاب آیا، جس سے تین کروڑ سے زائد لوگ متاثر ہوئے، چشم زدن میں شہروں کے شہر اور بستیوں کی بستیاں ملبے کا ڈھیر بن گئیں۔ پندرہ سو کے قریب لوگ زندگیاں ہار گئے۔ آٹھ لاکھ سے زائد جانور سیلاب میں ڈوب گئے۔ گیارہ لاکھ سے زائد مکانات سیلاب کی وجہ سے گر چکے ہیں اور اتنی ہی مقدار پانی رکنے کی وجہ سے خستہ حال ہو چکے ہیں۔ بتلایا جارہا ہے کہ صوبہ سندھ میں چودہ لاکھ ایکڑ، جنوبی پنجاب میں نو لاکھ ایکڑ اور بلوچستان میں دو لاکھ ایکڑ سے زائد کھڑی فصلیں اور سبزیاں وغیرہ خراب ہو چکی ہیں۔ محکمہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق صرف جنوبی پنجاب کے سیلاب زدہ علاقوں میں ایک لاکھ چالیس ہزار سے زائد افراد مختلف وبائی امراض کا شکار ہو چکے ہیں، جبکہ سندھ، بلوچستان اور کے پی کے کے سیلابی علاقوں کی صورت حال اس سے بھی بدتر ہے۔

پاکستان کی اس خوفناک سیلابی صورت حال کو قریب سے دیکھنے کے لیے اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتیرس پاکستان آئے، جنوبی پنجاب، بلوچستان اور سندھ کی سیلابی صورت حال کا فضائی جائزہ لیا اور لاڑکانہ میں سیلاب سے متاثرہ لوگوں سے بھی ملے اور بات چیت کی۔ انہوں نے جمعہ کو نیشنل فلڈ رسپانس کوآرڈینیشن سنٹر (این ایف آر سی سی) کے دورہ کے موقع پر وزیر اعظم پاکستان میاں شہباز شریف کے ہمراہ مشترکہ پریس ٹاک کرتے ہوئے کہا کہ عالمی درجہ حرارت بڑھانے میں پاکستان کا کوئی قصور نہیں، لیکن پاکستان اس سے سب سے زیادہ ڈرامائی انداز میں متاثر ہوا، دنیا آگے آئے اور پاکستان کی مدد کرے، اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتیرس نے قرضوں کی واپسی میں پاکستان کی مدد کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ سیلاب سے پاکستان کا ابتدائی نقصان ۳۰ ارب ڈالر ہو گیا اور یہ مسلسل بڑھ رہا ہے، یہ یکجہتی کا نہیں انصاف کا تقاضا ہے۔ عالمی برادری اپنی ذمہ داری پوری کرے، خاص طور پر وہ ممالک جنہوں نے درجۂ حرارت بڑھا کر زمین کو نقصان پہنچایا، ہم نے فطرت کے خلاف جنگ کی، فطرت نے تباہ کن انداز میں ہم پر پلٹ کر وار کیا، لیکن زیادہ نقصان اسے پہنچا جس کا قصور نہیں، آج جہاں پاکستان ہے کل وہاں آپ کا ملک بھی ہو سکتا ہے، ہمیں اسے فوری روکنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو اس وقت بہت بڑے قدرتی المیے کا سامنا ہے، انہوں نے اس قدر بڑے حجم کی قدرتی آفت نہیں دیکھی۔ پاکستان کو اس بڑی قدرتی آفت سے نمٹنے کے لئے بڑے وسائل درکار ہوں گے، سیلاب متاثرین کی امداد کے ساتھ ساتھ پاکستان کے معاشی استحکام سمیت ان بڑے چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے قرضوں کی شکل میں بھی مدد کی ضرورت ہے۔ (ہفتہ، ۱۳؍صفر المظفر ۱۴۴۴ھ، ۱۰؍ستمبر ۲۰۲۲ء، روزنامہ جنگ، کراچی)

وزیر اعظم میاں شہباز شریف صاحب نے بھی اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۷۷ ویں اجلاس سے خطاب میں کہا کہ: آج جب میں اپنے ملک پاکستان کا احوال سنانے کے لئے یہاں کھڑا ہوں، لیکن میرا دل و دماغ اس وقت بھی میرے ملک میں ہے، ہم جس صدمے سے گزر رہے ہیں، اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ میں موسمیاتی آفت سے آنے والی تباہی کے بارے میں دنیا کو اصل حقائق سے آگاہ کرنے یہاں آیا ہوں، جس سے میرے ملک کا ایک تہائی حصہ زیر آب آ گیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ۴۰ دن اور ۴۰ راتوں تک ایک تباہ کن سیلاب ہم پر مسلط رہا، جس

نے صدیوں کا موسمیاتی ریکارڈ توڑ دیا ہے، آج بھی ملک کا بڑا حصہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے، خواتین اور بچوں سمیت ۳۳ ملین افراد اب صحت کے خطرات سے دوچار ہیں، جن میں ساڑھے ۶ لاکھ حاملہ خواتین شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب کے باعث ۱۵۰۰ سے زائد لوگ جاں بحق ہو چکے ہیں، جن میں ۴۰۰ سے زیادہ بچے بھی شامل ہیں، بہت سے بیماری اور غذائی قلت کے خطرے میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب کی وجہ سے لوگوں کو جانی نقصان اٹھانا پڑا، ۳۷۰ پل تباہ، ۱۰ لاکھ مویشی ہلاک ہوئے۔ وزیراعظم نے کہا کہ ابتدائی تخمینے بتاتے ہیں کہ سیلاب کے باعث ۱۳ ہزار کلومیٹر سے زیادہ سڑکوں کو نقصان پہنچا ہے، چار ملین ایکڑ فصلیں بہہ گئیں۔ لاکھوں بے گھر افراد اب بھی اپنے خاندانوں، مستقبل اور ان کے ذریعہ معاش کو پہنچنے والے نقصانات کے ساتھ اپنے خیمے لگانے کے لئے خشک زمین کی تلاش میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے پاکستان متاثر ہو رہا ہے، پاکستان میں اس طرح کی قدرتی آفت کو نہیں دیکھا، ہمیں پہلے بڑھتے ہوئے درجہ حرارت اور اب سیلاب کا سامنا ہے، حالانکہ دنیا میں جو کاربن فضا میں بھیجی جا رہی ہے، پاکستان کا اس میں ایک فیصد سے بھی کم ہے، ہمیں جن مسائل کا سامنا ہے اس کی وجہ ہم نہیں ہیں۔

وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان نے گلوبل وارمنگ کے اثرات کی اس سے بڑی اور تباہ کن مثال کبھی نہیں دیکھی، جہاں زندگی ہمیشہ کے لئے بدل گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس آفت کے دوران میں نے اپنے تباہ حال ملک کے ہر کونے کا دورہ کیا اور وقت گزارا، پاکستان میں لوگ پوچھتے ہیں کہ ان کے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟ ناقابل تردید اور تکلیف دہ حقیقت یہ ہے کہ یہ آفت ہماری وجہ سے نہیں آئی، بلکہ ہمارے گلیشیئر زتیزی سے پگھل رہے ہیں، جنگلات جل رہے ہیں اور گرمی کی لہر ۵۳ ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز کر چکی ہے جو اسے کرۂ ارض کا گرم ترین مقام بنا رہی ہے۔

وزیراعظم نے کہا کہ ہم تباہ کن مون سون سے گزر رہے ہیں، جیسا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اسے انتہائی مناسب طریقے سے بیان کیا ہے، ایک بات بہت واضح ہے کہ جو کچھ پاکستان میں رونما ہوا ہے، وہ پاکستان تک محدود نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اپنی قوم کی طرف سے مشکل وقت میں مدد کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا پاکستان کے دورے پر شکرگزار ہوں، سیکرٹری جنرل نے اپنی آنکھوں سے سیلاب متاثرین کو دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترقیاتی فنڈ کا حصہ بھی ریسکیو اور ریلیف کے کاموں پر خرچ کر رہے ہیں، سیلاب متاثرین میں ۷۰ ارب کی رقم تقسیم کی گئی۔“

بہرحال پاکستانی قوم اس وقت سیلاب کی تباہ کاریوں سے نبرد آزما ہے۔ پاکستانی قوم نے اس مشکل وقت میں جس طرح جذبۂ ایثار، ہمدردی اور تعاون وتناصر کا مظاہرہ کیا، اس کی مثال دنیا بھر میں کم ملے گی۔ خصوصاً دین دار مسلمان، اہل ثروت، اربابِ مدارس، دینی طلبہ اور علماء کرام نے دینی بھائیوں کی مدد کے لیے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہی وجہ ہے کہ میڈیا نے بھی برملا اعتراف کیا کہ پاکستان کی دینی تنظیموں، دین دار طبقہ، علماء کرام اور اربابِ مدارس نے اس موقع پر بے مثال قربانی اور خدمت وتعاون کے جذبے کا ثبوت دیا۔

دوسرے مدارس اور دینی تنظیموں کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی اپنے متاثرہ بھائیوں کی خدمت میں براہِ راست پہنچ کر ان کی ہر طرح مدد کی۔ نقد، غذائی اجناس، لباس وخوراک وغیرہ سے ہر ممکن مدد کی کوشش کی، دور دراز علاقوں کا دورہ کیا، اپنے بھائیوں کے دکھ درد میں شریک ہوئے اور جذبۂ نصح وخیر خواہی کی مثالی تاریخ رقم کی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان مساعی حسنہ کو قبول فرمائے، سیلاب سے متاثرہ بھائیوں کی مدد ونصرت فرمائے، ہمارے ملک کو ہر قسم کی آفات، بلیات، آزمائشوں اور فتنوں سے محفوظ فرمائے، اور ہمارے اس ملک پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت فرمائے، دین دشمنوں اور ملک دشمنوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے، اگر ان کے مقدر میں ہدایت نہیں ہے تو ان کو تباہ وبرباد کرے اور عبرت کا نشان بنائے، آمین یارب العالمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

سیرت کا پیام

مولانا حافظ عبدالرشید ارشد رحمۃ اللہ علیہ

خالق دو جہاں نے تکمیل کائنات کے لئے انسان کو پیدا کیا، شجر و حجر آب و گل، بحر و بر، بہار و خزاں، ویرانہ و گلستان اور دوسرے مناظر فطرت موجود تھے، مگر جس کے لئے یہ سب چیزیں پیدا کی گئیں، اس اشرف المخلوقات کا ابھی انتظار تھا اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے حسن کائنات کو مکمل فرمایا۔

انسان آب و گل کا ہی ایک مجسمہ ہے، جس میں روح پھونک کر عقل و شعور اور ارادہ و عمل کی بے پناہ صلاحیت سے تمام مخلوقات پر برتری عطا کی گئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے اپنا نائب و خلیفہ مقرر فرمایا، پیدا کرنے والے کو عقل و شعور کی ساری فتنہ سامانیوں کا حال معلوم تھا، اس حکیم مطلق کے ہاں صرف عقل کی رہنمائی بھروسے کے قابل نہ تھی، اس لئے اس کی رحمت عامہ نے نوعِ انسانی کو زندگی کے ہر موڑ پر ارشادِ وحی اور نورِ ہدایت سے نوازا اور نور معرفت بھی عطا فرمایا تاکہ انسان کی عقل اسے خیر کی وادیوں سے بھٹکا کر کہیں شر کی سنگلاخ چٹانوں میں ہی نہ لے جائے۔

پھر شفیق و کریم خالق نے نورِ ہدایت کی ودیعت سے جبر کی راہ اختیار نہیں فرمائی اور نہ اسے اپنے اعمال کی تخلیق کا کوئی مستقل اختیار دیا بلکہ جبر واختیار کے بین بین اسے نیک و بد، خیر و شر اور بُرے بھلے کی تمیز عنایت فرمائی اور یہ اس پر چھوڑ دیا کہ وہ ان میں سے کون سی راہ اختیار کرتا ہے، وحی الٰہی نے آگاہ کیا کہ ہر قول وارادہ کے نتیجہ میں فعل صادر ہوتا ہے، اور پھر ہر فعل کا ایک انجام ہے اگر انسانی اعمال بھلائی اور خیر کے مظہر ہوں گے تو انجام بھی اچھا ہوگا اور اگر اعمال سے شر و فساد پیدا ہوتو انجام بھی بُرا ہوگا۔ رحیم و کریم آقا کو انسان کے حافظہ کی کمزوری، اس کے نفس کی عیاری کا بھی علم تھا، اس لئے اس نے اس نورِ ہدایت کو عام کرنے کے لئے مختلف انسانی آبادیوں میں انبیاء وصلحا بھیجے، ان کے قول و فعل کی ہم آہنگی اور سیرت و کردار کی عظمت معاشرے پر اثر انداز ہوتی رہی اور غلط قدریں انقلابی و اصلاحی کوششوں سے ریت کی دیواروں کی طرح منہدم ہوتی رہیں۔

جوں جوں انسانی آبادیوں میں وسعت آتی گئی آسمانی ہدایت کا دائرہ وسیع ہوتا گیا اور بالآخر رحمت حق نے اپنی تعلیم کو مکمل کرنے کا فیصلہ فرمالیا اور اس کے لئے آج سے ساڑھے چودہ سو برس پیشتر عرب کی وادی مکہ میں اس ہستی کو پیدا فرمایا جس پر اس آخری نورِ ہدایت کی تکمیل ہوئی اور جس کی ضیا پاشیوں اور تابانیوں سے پوری کائنات جگمگا اٹھی، اندھیرے کافور ہوگئے، ظلمت کی جگہ روشنی نے لے لی اور انسانی رشد وہدایت کا وہ آخری آفتاب طلوع ہوا جو اب کبھی غروب نہ ہوگا۔

لاکھ ستارے ہر طرف ظلمتِ شب جہاں جہاں
ایک طلوعِ آفتاب، دشت و چمن سحر سحر

یہ تھے ہادیِ برحق سیّدِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

سرورِ کائنات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ قیامت تک پوری کائنات کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جلوت و خلوت اور اپنے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے کسی گوشہ کو پنہاں نہیں رکھا، آپ کی زندگی اس وقت بھی اور آج بھی ایک کھلی کتاب کی طرح ساری دنیا کے سامنے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا ایک بڑا پہلو یہ ہے کہ آپ نے زندگی کے معاملات میں جو ہدایت و رہنمائی وحی الٰہی سے حاصل کی، اسے اپنے عمل کے آئینہ میں پوری طرح اتارا اور اپنی قوت عملیہ سے، اپنی قوت نظریہ کی پوری تصدیق فرمائی، آپ نے اپنے تئیس سالہ دورِ دعوت میں معاشرے کی مروجہ جاہلی رسوم و اقدار کو بیخ و بُن سے اکھاڑ پھینکا اور ایک لاکھ سے اوپر نفوس قدسیہ کی ایک ایسی جماعت پیدا فرمادی جو پوری طرح اسلام کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی، وہی عرب جو قتل وغارت، ڈکیتی و رہزنی، دختر کشی، شراب و جوا اور کفر و شرک جیسی قبیح عادات میں مبتلا تھے، حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے موحد، مومن، خدا ترس و پرہیزگار صالح اور نیکوکار بن گئے اور ان میں باہمی محبت ومودت، مروت واحساس اور خداترسی اور تعاون کا وہ جذبہ پیدا ہوگیا کہ چند سالوں میں وہ ساری دنیا کی عزت وآبرو کے محافظ وپاسبان بن گئے اور انہوں نے عدل ومساوات اور عمل وکردار کی وہ روشن مثالیں چھوڑیں کہ ان میں سے کسی ایک کی بھی پیروی فلاح ونجات کی پوری ضامن شمار ہوتی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا سب سے روشن باب جو ہمارے سامنے آتا ہے، وہ یہ ہے کہ آپ کائنات کی ابدی رہنمائی کے لئے جو تعلیم لائے وہ محض زبانی تعلیم نہ تھی بلکہ اس کا مقصد ایک خاص ڈھب اور خاص سیرت وکردار کے حامل افراد تیار کرنا تھا اور ایک سوسائٹی کی تشکیل تھی جو پوری طرح خداترس ہو، انسانی جان ومال اور آبرو کا احترام کرتی ہو، سب انسانوں کے فرائض حقوق کا پوری طرح خیال رکھتی ہو اور اس سے بڑھ کر خدا کے دین کو غالب کرنے کے لئے پوری دنیا کی رہنمائی کے مقصد پر فائز ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکیمانہ تعلیم و تربیت کا اعجاز تھا کہ ربع صدی میں ایک ایسی جماعت تاریخ عالم کے صفحات پر جلوہ گر ہوئی جو قرآنی معیار سیرت کا عملی نمونہ تھی اور جس نے انسانی دنیا کی پھر قرنوں تک رہنمائی کی اور اس وقت رہنمائی کی جب یورپ کے اکثر و بیشتر ممالک جہالت کی تاریکیوں میں گم تھے، امت مسلمہ اس وقت تک امامت اور رہنمائی کے منصب پر فائز رہی جب تک قرآن وسنت کی تعلیم پر وہ کسی نہ کسی حد تک عمل پیرا رہی اور جب اس تعلیم ربانی کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے چلنے لگے تو پھر یہ قوم رہنمائی اور قیادت کے قابل نہ رہی اور قوموں کے قانون انقلاب نے اسے غیروں کا محکوم اور غلام بنادیا۔ یہ اس امر کی سزا تھی کہ ہم نے ہدایت کے سرچشمہ سے اپنا رشتہ منقطع کرلیا تھا۔

دنیا میں نوآبادیاتی نظام کے خاتمہ کے ساتھ مسلمانوں کی متعدد آزاد ریاستیں وجود میں آچکی ہیں اور آرہی ہیں، مگر کئی سو سالہ دورِ غلامی نے ہماری زندگی کو علاقائی رسم ورواج کا اس طرح پابند بنادیا ہے کہ ہم نے اپنی اصل تہذیب سے رشتہ منقطع کرکے حاکم قوموں کی تہذیبی روایات کو ترقی کی معراج سمجھ لیا ہے۔

آج حصولِ آزادی کے بعد ان نوآزاد مسلمان ریاستوں میں متضاد فکر کارفرما ہے ایک گروہ مسلمانوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور قرآن پاک کے نظام حیات کی پیروی کی دعوت دے رہا ہے اور دوسرا گروہ تہذیب جدید کی خیرہ کن ظاہری چمک دمک پر سوجان سے فریفتہ ہے، مگر وہ اسلام کے عنوان کو بھی نہیں چھوڑنا چاہتا، اس طبقے کی کوشش یہ ہے کہ اپنی خواہشات پوری کرنے کے لئے مغربی تہذیب وتمدن کی تمام لغویات پر کسی نہ کسی طرح ”اسلامی“ لیبل ضرور چسپاں کر دیا جائے اور اپنے مغربی آقاؤں کی خواہشات کے مطابق اسلامی تعلیمات میں کچھ نہ کچھ ترمیم ضرور کرلی جائے، پھر اول الذکر گروہ میں دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں جن میں سے ایک گروہ اسلام سے صرف جذباتی اور روایتی وابستگی کو کافی سمجھتا ہے، وہ اسلام اور پیغمبر اسلام سے محبت کا دعویدار بھی ہے، اس طبقے کے لوگ سیرت قدسیہ کو ایک پیغامِ عمل سمجھنے کی بجائے ربیع الاول ان تقریبات کو خوش رنگ جھنڈیوں اور سبزے کی محرابوں سے آراستہ کرنا دین وملت کی ایک بہت بڑی خدمت سمجھتے ہیں۔ میلاد کی محفلیں قائم کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ دین کی عقیدت ومحبت میں فقط نعت اور قصیدے پڑھ لینا حضور ختمی مرتبت کی وابستگی کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے، ان لوگوں کے ہاں سیرت کے مرکزی موضوع کی تقریریں، اختلافی مسائل کو ہوا دینے تک محدود ہوکر رہ گئی ہیں اور ان کے اکثر وبیشتر افراد اسلام کی روحِ عمل سے بے نیاز اور سنت پیغمبر سے یکسر خالی نظر آتے ہیں۔

اور دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت کے ساتھ ساتھ کتاب وسنت کی تعلیم کو زندگی کے ہر شعبے اخلاق و سیاست، معیشت ومعاشرت، تہذیب وتمدن اور تعلیم وتربیت میں عملاً نافذ اور جاری کرنے کا متمنی ہے اور اس کے لئے مقدور بھر کوشش بھی کرتا ہے، یہ لوگ اپنی عملی کاوشوں، فکری صلاحیتوں، علمی قربانیوں اور اخلاص وایثار کی روشن مثالوں سے اپنے پورے ماحول میں معروف وممتاز ہوتے ہیں اور تاریخ اسلام نے اسلام کے اصولی مسائل میں ملت کی سربراہی کا تاج ہمیشہ انہی لوگوں کے سر رکھا ہے۔ دستورِ اسلام کے عملی نفاذ کی جدوجہد ہو یا عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ، اسلامی مبادیات کی غیر فرقہ وارانہ تبلیغی کاوشیں ہوں یا صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے مسلکِ برحق کی ترویج کی تبلیغ ہو یا قلوب بنی آدم کے تزکیہ وتطہیر کی روحانی توجہات یہ لوگ ان تمام دوائر فکر میں پوری طرح

مصروف عمل نظر آئیں گے اور اسلام کا ناموس آج جتنا کچھ باقی ہے اس کا عالمی سبب انہی حضرات کی قربانیاں ہیں۔

آج ہمیں جس بات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف زبانی اظہار محبت نہ کریں اور ظاہری آسائش ونمائش کو ہی جذبۂ اطاعت وفرمانبرداری کی معراج خیال نہ کریں، بلکہ محبت جن تقاضوں کی تکمیل چاہتی ہے انہیں پورا کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم سیرت و کردار کو اپنے عملی سانچے میں ڈھالیں، آپ کی تعلیمات کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں رائج کریں اور اسلامی تعلیم کو اتنا عام کریں کہ تمام انسان بلاتمیز ملک وملت اس نعمت سے بہرہ ور ہوسکیں۔ یہ راہ کٹھن ضرور ہے اور اس راہ پر چلتے ہوئے اپنوں اور غیروں کی طرف سے مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر محبت کی معراج تو یہی ہے کہ محبت کی راہ میں مشکلات کی پرواہ نہ کی جائے اور بلاخوف وخطر رضائے محبوب کے حصول کی جدوجہد جاری رکھی جائے۔

جہاں دینی مکاتب فکر پر یہ دینی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے حلقہ ہائے اثر میں ذہن و فکر کی اصلاح کے لئے سیرت وکردار کو نظری سے زیادہ عملی سانچوں میں ڈھالیں۔ وہاں حکومت پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے تمام ممکن وسائل استعمال میں لائے۔

اساتذہ اور افسروں کی تربیت گاہوں میں تعلیم وتربیت کا ایسا انتظام ہو کہ وہاں تربیت پانے والے افراد کے دل ودماغ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سنت کے نقش ہویدا ہوتے چلے جائیں اور ان لوگوں کی عملی زندگیوں کا ہر شعبہ اسی رنگ میں رنگا ہوا ہو، اس سیرت و کردار کے اساتذہ کے زیر سایہ عام درس گاہوں میں جونئی نسل تعلیم وتربیت پائے گی وہ خداترسی، دیانت و امانت، صلہ رحمی باہمی محبت واخوت، احساس ذمہ داری، قول وفعل کی ہم آہنگی میں اپنی مثال آپ ہوگی اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت و پیروی کے فیوض و برکات سے جہاں پوری بنی نوع انسان کے لئے امن وآشتی اور محبت کا پیامبر ہوگی وہاں امامت و سیاست کے مناصب بھی ان کے قدم چومیں گے اور سیرت کے ان اوصاف سے بہرہ ور افسر اور لیڈر شر وفساد غیر ذمہ داری اور بدعنوانی سے کوسوں دور اور شرافت ونجابت کے عملی نمونے ہوں گے۔

ہم سب کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے ہم قرآن پاک کی تعلیم اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنی زندگی کا رہنما بنائیں گے اور اسے اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں جاری ونافذ کرکے ایک ایسے اسلامی معاشرے کو وجود میں لائیں گے جس کے عملی آثار سے ربیع الاول کی ان تقریبات میں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کا حقیقی ثبوت مل سکے۔ ☆☆☆

کس سے ہووے نعتِ ختم المرسلین ﷺ

منتخب اشعار از نعت سیّد الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ

کس سے ہووے نعتِ ختم المرسلین — جز بذاتِ پاک ربّ العالمین
ذاتِ احمد ہے وہ بحرِ بیکراں — جس کا اِک قطرہ ہے یہ کون ومکاں
ذات پاک احمد ہے والشّمس والضحیٰ — جس کے یہ ذرے ہیں سارے اولیا
ہے سزا وار اس کو تاجِ سروری — زیب اسے ہے خلعتِ پیغمبری
سرور عالم محمد ﷺ شاہِ دیں — پیشوائے اولین و آخریں
حکم ان کا ہے جہاں میں سربسر — وہ یہاں آئے ہیں سب سے پیشتر
ذاتِ پاک ان کی نہ پیدا ہوتی گر — ہوتے کب ارض و سما جنّ و بشر
اس پہ پڑھ امدؔاد تو لاکھوں صلوٰۃ — تجھ کو ہو جس کی شفاعت سے نجات
آل اور اصحاب جتنے ہیں تمام
پڑھ تو ان پر سو درود اور سو سلام

کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

مولانا تنظیم عالم قاسمی

عرب قوم جس کے درمیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی، پلے، بڑھے اور جوان ہوئے، یقیناً وہ ایک خونخوار اور جنگ جُو قوم تھی، تہذیب وتمدن سے نابلد، برائیوں کی خوگر، معرفت الٰہی سے کوسوں دور اور طبیعت کے اعتبار سے انتہائی سخت، اجڈ اور گنوار تھی، تمام قبائل ایک خدا کو چھوڑ کر سیکڑوں دیوی، دیوتاؤں کو سجدہ کرتے تھے، خوبصورت پتھر اور مورتی کو اپنا معبود تصور کرتے اور اگر اس سے بہتر کوئی پتھر نظر آتا تو اسے چھوڑ کر دوسرے کے گرویدہ ہوجاتے، غرض معبود اور خدا کا عقیدہ ایک مذاق بن چکا تھا، چوری، زنا کاری، شراب نوشی، قتل و غارت گری ایک عام بات تھی، جانوں کی قیمت ان کے نزدیک درخت کے اس پتہ سے زیادہ نہیں تھی جسے لوگ چلتے چلتے توڑ لیتے ہیں، ایک جنگ کا سلسلہ پشتہا پشت جاری رہتا، نہ وہاں کوئی مصلح تھا اور نہ ماننے کا مزاج، لڑکیوں کی ولادت سے انہیں شرم آتی، عورتوں کو ان کے معاشرہ میں جینے کا حق نہیں تھا، گویا انسان اور جانور کا فرق مٹ چکا تھا، مولانا الطاف حسین حالیؔ نے اپنے مسدّس میں اس کو انتہائی حسین اور دلکش پیرایہ میں اس طرح بیان کیا ہے۔

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل میں مشیت نے تھا جس کو تاکا
کہ اس گھر سے اُبلے گا چشمہ ہدیٰ کا
وہ تیرتھ تھا اک بت پرستوں کا گویا
جہاں نام حق کا نہ تھا کوئی جویا
قبیلے قبیلے کا بت اک جدا تھا
کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا
یہ عزّا پہ وہ نائلے پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا
نہاں ابر ظلمت میں تھا مہر انور
اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر
چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر اک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل وغارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے
نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند ایک ہوتا تھا گر واں شرارا
تو اس سے بھڑک اٹھتا تھا ملک سارا
کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لبِ جو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یوں ہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں
یوں ہی چلتی رہتی تھی تلوار ان میں
جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر
تو خوفِ شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھے شوہر کے تیور
کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جاکر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

(مسدس حالی، ص:۲۵ تا ۲۷)

اولاد سے محبت کسے نہیں ہوتی مگر.... آہ! بے رحمی اور سنگ دلی کی حد ہوگئی، اگر ماں کی ممتا اور شفقت کی وجہ سے یا کسی اور سبب بچپن میں لڑکیوں کو زندہ زیر زمین دفن نہ کرسکتے تو جب بھی موقع ہاتھ آتا انہیں اس میں کوئی عار محسوس نہ ہوتا، بولتی، ہنستی، مسکراتی اور کھیلتی ہوئی معصوم بچیوں کو کسی بہانے کنویں کے قریب لے جاتے اور انتہائی بے دردی سے انہیں منہ کے بل اس میں دھکیل دیتے، کچھ ہی دیر میں یہ کلیاں مرجھا جاتیں، ایک شخص نے اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نسل کشی اور لڑکیوں کو زندہ مارڈالنے کا واقعہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی دردناک آپ بیتی سن کر رو پڑے، اس

نے بیان کیا کہ: ’’میری ایک لڑکی تھی، جب میں اس کو بلاتا تو دوڑ کر میرے پاس آتی، ایک دن وہ میرے بلانے پر خوش خوش دوڑی آئی، میں آگے بڑھا اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلی آئی، میں آگے بڑھتا چلا گیا، جب ایک کنویں کے پاس پہنچا جو میرے گھر سے کچھ دور نہ تھا اور لڑکی اس کے قریب پہنچی، تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کنویں میں ڈال دیا، وہ ابا ابا کہہ کر پکارتی رہی اور یہی اس کی زندگی کی آخری آواز تھی، رحمت کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس پُر درد افسانہ کو سن کر آنسو ضبط نہ کرسکے، ایک صحابی نے ان کو ملامت کی کہ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غمگین کر دیا، فرمایا: اس کو چھوڑ دو کہ جب مصیبت اس پر پڑی ہے وہ اس کا علاج پوچھنے آیا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ہاں میاں تم اپنا قصہ پھر سناؤ، اس نے دوبارہ پھر بیان کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہوئی کہ روتے روتے ریش مبارک تر ہوگئی، پھر فرمایا: جاؤ کہ جاہلیت کے گناہ اسلام کے بعد معاف ہوگئے اب نئے سرے سے اپنا عمل شروع کرو۔‘‘ (سیرۃ النبی، جلد:۶، صفحہ:۶۳۲)

قرآن نے اہل عرب کی اس حالت کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے:

’’وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ O يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ O‘‘ (سورہ نحل:۵۹)

ترجمہ: ’’اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری سنائی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ دل میں گھٹتا رہتا ہے اس بری خبر پر وہ لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے، آیا اس مولود کو ذلت اور زحمت کی حالت میں لئے رہے یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔‘‘

یہ سوال مشرک باپ کے ذہن میں گردش کرتا، اس کے دو محرک تھے ایک تو ذلت و رسوائی، اس لئے کہ عرب معاشرہ میں لڑکیوں کا وجود باعث عار تھا اور دوسرا فقر و فاقہ اور افلاس کا خوف، کہا جاتا ہے کہ بنوتمیم میں اس کا رواج زیادہ تھا تاہم عالم عرب کے تمام اقوام وقبائل اس کے شکار تھے، ایسی سخت، سنگدل اور جاہل قوم کے لئے وحدانیت اور معرفت الٰہی کا پیغام قبول کرنا آسان نہ تھا، مگر قربان جایئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے اپنی محنت، جدوجہد، بے چین قلب، حکمت بالغہ، شیریں زبانی اور اخلاق کریمانہ کے ذریعہ توحید کا پرچم مکہ کی سنگلاخ زمین میں لہرایا اور دیکھتے ہی دیکھتے ۲۳ سال کے مختصر عرصہ میں عالم عرب کے بیشتر ممالک میں اسلام کے ترانے گائے جانے لگے، نفرتیں محبت میں تبدیل ہوگئیں، بت گر بت شکن ہوگئے، شراب گلیوں میں بہنے لگی، جھوٹ، غیبت، حسد اور جلن کا چلن ختم ہوگیا، زناکاری کے تصور سے دل کانپنے لگا، عورت اب پھول کی طرح ہر گھر کی چہیتی بن گئی، اُجڈ قوم مہذب بن گئی، خوف خدا اور آخرت کے ڈر نے انہیں لاغر بنا دیا، جہنم کے ڈراؤنے منظر اور عذاب قبر کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور اتنا روتے تھے کہ ہچکیاں بندھ جاتیں، جنت کی تڑپ اور طلب میں سارا مال خرچ کر دینا ان کے لئے ایک معمولی بات تھی، حاصل یہ کہ سیکڑوں معبودوں کے بجائے اب تمام بندوں کا ایک خدا سے تعلق استوار ہو چکا تھا، یہ شہنشاہ مدینہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی صحبت، فیضان نظر اور اعجاز ہی تو تھا کہ شرک و بت پرستی کے عادی انسان خدا کا شیدائی بن گیا، مولانا الطاف حسین حالی نے اس سحر انگیزی کو بیان کرتے ہوئے کہا:

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلادی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگادی
اک آواز میں سوتی بستی جگادی
پڑا ہرطرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت وجبل نام حق سے
سبق پھر شریعت کا ان کو پڑھایا
حقیقت کا گُر ان کو ایک ایک بتایا
زمانے کے بگڑے ہوؤں کو بنایا
بہت دن کے سوتے ہوؤں کو جگایا
کھلے تھے نہ جو راز اب تک جہاں پر
وہ دکھلا دیئے ایک پردہ اٹھا کر

(مسدس حالی، ص:۳۱)

وہ لوگ جو کسی حیثیت کے مالک نہ تھے، گمراہ اور بدچلن تھے، رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم نے ان کو نہ صرف ہدایت کا راستہ دیا بلکہ ساری کائنات کے لئے شمع ہدایت کا تمغہ عطا کیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’أصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم ‘‘ (مشکوٰۃ صفحہ۴۵۵) یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے۔ صحابہ کرامؓ کا امتحان خدا نے لیا، ان کے ایمان، تقویٰ، عدالت و صداقت کو جانچا اور پرکھا، وہ اتنے کھرے نکلے کہ قرآن کریم نے ہمیشہ کے لئے ان سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا اعلان کر دیا،

انہیں معیارِ حق بنایا بلکہ انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل اور بہتر انسان قرار دیا، ارشاد باری ہے:’’اُولٰئِکَ الَّذِینَ امتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوبَھُم لِلتقوٰی لھم مغفرۃ واَجر عَظِیم‘‘ (الحجرات:۳)’’یہی وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کواللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خالص کردیا ہے، ان لوگوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے‘‘ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تنبیہ کی کہ کوئی میرے بعد میرے صحابہؓ کو طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بنائے، ان سے محبت کرو اس لئے کہ ان سے محبت مجھ سے محبت کرنا ہے اور ان سے بغض، حسد اور دشمنی گویا میری ذات سے دشمنی ہے۔ (ترمذی) بلا شبہ قرآن و حدیث، سنت رسول اور پوری شریعت ان کے توسط سے ملی ہیں، اگر ان کی عدالت و امانت پر کوئی حرف آجائے تو پورا ذخیرۂ اسلام مشکوک ہوجائے گا، یہ خدا کا انتخاب تھا کہ آخری شریعت کی اشاعت اور اقصائے عالم میں پھیلانے کے لئے اپنے رسول کو ایسے شاگرد عطا کئے جو پہلے گنوار تھے مہذب بن گئے۔ مشرک تھے موحد ہوگئے، سخت تھے نرم ہوگئے، ذلیل تھے دنیا کے امام بن گئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صدیقیت کا مقام نہ ملتا اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب نہ ہوتی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فاروق، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو غنی اور ذوالنورین (دو روشنی والے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو شیر خدا کا خطاب اور اعزاز رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور محبت کا اثر ہے، حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فارسی عرب کے باہر سے تشریف لائے، کوئی تعارف اور شناسائی نہیں، پہلے غلام تھے لیکن اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے انہیں وہ مقام عطا کیا کہ تمام مسلمان کے وہ چہیتے اور سردار بن گئے، بقول شاعر:

خود نہ تھے جو راہ پہ اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کردیا

پہلے احمد پھر محمد ﷺ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء میں محمد و احمد بہت مشہور ہیں۔ یہ دونوں اسماء واقع کے مطابق ہیں، آپ پہلے احمد ہیں پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم، یعنی وجود کے حساب سے بھی آپ پہلے احمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وجود کے حساب سے بھی آپ پہلے احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم، بلکہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی وجہ سے ہی آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے، انبیاء سابقہ نے نام احمد کے ساتھ آمد کی بشارت دی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:’’یأتی من بعدی اسمہ احمد‘‘ پھر عالم وجود میں آنے کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے پکارے گئے۔......

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی خوب تعریف کی تو احمد ہوئے، پھر مخلوق نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب تعریف کی، تو محمد ہوئے......محشر میں پہلے آپ خدا تعالیٰ کی ایسی تعریف کریں گے کہ آج تک کسی کو بھی ایسی تعریف القا نہ ہوئی، تو احمد ہوں گے، پھر ’’شافع و مشفع‘‘ (شفاعت و سفارش کرنے والا اور جس کی سفارش قبول بھی کی گئی) کے بعد مخلوق خدا خوب آپ کی تعریف کرے گی تو محمد ہوں گے۔ تو شان احمدیت پہلے ہے، مقدم ہے اور شان محمدیت بعد میں ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

(قرطبی تحت آیۃ الصف، ترجمان السنۃ: ج:۱،ص:۴۵۳)

جہاں کی زبان پر ہے نام محمد ﷺ
ہر اک دل میں ہے احترام محمد ﷺ
بلا اذنِ خالق کہا کچھ نہ منہ سے
کلامِ خدا ہے کلامِ محمد ﷺ

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حیاتِ مبارکہ پر ایک نظر

مولانا مفتی محمد راشد ڈسکوی

سیّدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پیر کے روز صبح صادق کے وقت ربیع الاول، عام الفیل۔ بمطابق اپریل ۵۷۱ء میں ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے چند مہینے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ محترم ''عبداللہ'' کی وفات ہوگئی، آپ کے دادا جان ''عبدالمطلب'' کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی ''محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب'' ہے اور آپ کی والدہ محترمہ ''آمنہ'' کی طرف سے آپ کا نام ''احمد'' تجویز ہوا۔ ابولہب کی آزاد کردہ باندی ''ثویبہ رضی اللہ عنہا'' کے چند دن دودھ پلانے کے بعد شرفاء قریش کی عادت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا'' کی رضاعت میں دے کر مضافاتِ مکہ میں بھیج دیا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ دن کے تھے۔

ولادت کے چوتھے سال: شق صدر کا واقعہ پیش آیا، مؤرخین لکھتے ہیں کہ شق صدر کا واقعہ چار بار پیش آیا، **ایک:** زمانہ طفولیت میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس، دوسری بار دس سال کی عمر میں پیش آیا۔ (فتح الباري: ۴۸۱/۱۳) **تیسری بار:** واقعہ بعثت کے وقت پیش آیا۔ (مسند أبي داؤد الطيالسي، ص: ۲۱۵) اور **چوتھی بار:** واقعہ معراج کے موقع پر۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۳۴۹)۔ بعض نے بیس سال کی عمر میں پانچویں بار کا شق صدر بھی ذکر کیا ہے، لیکن وہ صحیح قول کے مطابق ثابت نہیں ہے۔ (سیرۃ مصطفیٰ: ۷۵/۱) جب چار سال کی عمر میں ''حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا'' کے پاس شق صدر ہوا تو وہ آپ کو آپ کی والدہ کے پاس مکہ میں واپس چھوڑ آئیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی پرورش میں ہی رہے۔

ولادت کے چھٹے سال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ نے اپنے میکے میں ایک ماہ کا قیام کیا، وہاں سے واپسی پر مقام اَبواء میں ان کا انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہوئیں۔

(شرح المواہب للزرقانی: ۱۶۰/۱)

ولادت کے ساتویں سال: آپ اپنے دادا عبدالمطلب کی تربیت میں پروان چڑھتے رہے۔

اور ولادت کے آٹھویں سال: ''دادا محترم'' کا انتقال ہوگیا، دادا کے انتقال کے بعد آپ اپنے چچا ''ابو طالب'' کی پرورش میں آ گئے۔ (طبقات ابن سعد: ۷۴/۱)

اور ولادت کے بارھویں سال: آپ نے اپنے چچا کے ساتھ شام کے پہلے تجارتی سفر میں شرکت کی، اسی سفر میں بحیرہ راہب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی پیشین گوئی بھی کی۔

(الخصائص الکبریٰ: ۸۴/۱)

اور ولادت کے چودھویں سال: یا پندرھویں سال اور بعض روایات کے مطابق بیسویں سال عربوں کی مشہور لڑائی ''حرب الفجار'' پیش آئی، اس جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض چچاؤں کے اصرار پر شریک تو ہوئے، لیکن قتال میں حصہ نہیں لیا۔ (روض الانف: ۱۲۰/۱)

اور ولادت کے سولھویں سال: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کے ''حلف الفضول'' نامی معاہدے میں شرکت کی۔

اور ولادت کے پچیسویں سال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال لے کر تجارت کا دوسرا سفر شام کی طرف کیا، سفر سے واپسی پر اس سفر میں پیش آنے والے واقعات، تجارتی نفع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و واقعات سن کر دو مہینہ اور پچیس روز کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو نکاح کا پیغام بھجوا کر آپ سے نکاح کر لیا۔

(طبقات ابن سعد: ۸۳/۱)

اور ولادت کے پینتیسویں سال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی ہونے والی تیسری تعمیر کے وقت حجرِ اسود کو اپنے دستِ اقدس سے نصب فرما کر خانہ جنگی کے لیے کمر بستہ قبائل قریش کے درمیان باہمی محبت والفت پیدا فرما دی اور اس کٹھن مرحلے کو حُسنِ خوبی انجامِ خیر تک

پہنچایا۔(سیرت ابن ہشام:۱/۶۵)

حیات طیبہ کے انتالیس سالوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار ایسا بے مثال رہا کہ اپنے تو اپنے، بلکہ غیروں کی زبان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صادق اور امین ہیں۔

ولادت کے چالیسویں سال: میں بالخصوص آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ وقت غارِ حرا میں گزارا، یہاں ہی آپ کے سر پر نبوت کا تاج رکھا گیا۔

حیاتِ نبوی کا مکی دور

نبوت کے پہلے سال: غارِ حرا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ علق کی پہلی پانچ آیات نازل ہوئیں، (شرح المواہب:۱/۲۰۷) باتفاق مؤرخین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت اتوار کے دن عطا ہوئی، لیکن مہینہ کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے، ابن عبد البرؒ کے نزدیک آٹھ ربیع الاول کو نبوت سے سرفراز ہوئے، اس قول کی بنا پر بوقت بعثت آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ جب کہ ابن اسحاقؒ کے قول کے مطابق سترہ رمضان کو آپ کو نبوت ملی، اس قول کے مطابق بوقتِ بعثت آپ کی عمر چالیس سال اور چھ ماہ تھی، حافظ ابن حجرؒ نے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔

(فتح الباری، کتاب التعبیر:۱۲/۳۱۳)

نبوت کے دوسرے سال: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خفیہ تبلیغ فرماتے رہے، اسی سال حضرت خدیجہ، حضرت ورقہ بن نوفل، حضرت علی المرتضٰی، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت عفیف کندی، حضرت طلحہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت خالد بن سعید، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عمار، حضرت صہیب، حضرت عمرو بن عنبسہ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ یہ سب اور کچھ دیگر حضرات صحابہ ''سابقین اولین صحابہ'' کہلاتے ہیں۔

نبوت کے تیسرے سال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنّیٰ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت اسامہ کی ولادت ہوئی۔

نبوت کے چوتھے سال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علی الاعلان دعوتِ دین دینے کا حکم ہوا، جس کی بنا پر کفار خصوصاً قریش کی طرف سے بھی کھلم کھلا دشمنی اور بغض وعداوت کا مظاہرہ ہونے لگا اور اسی سال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی۔

نبوت کے پانچویں سال: حبشہ کی طرف پہلی اور پھر دوسری ہجرت ہوئی، پہلی ہجرت میں گیارہ مرد اور پانچ عورتیں شامل تھیں۔(فتح الباری:۱/۱۸۰) اور دوسری ہجرت میں چھیاسی مرد اور سولہ عورتیں شامل تھیں۔ (سیرۃ ابن ہشام:۱/۱۱۱) اسی سال حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو ابوجہل ملعون کے ہاتھوں شہادت نصیب ہوئی، یہ اسلام کی خاطر شہید ہونے والی پہلی خاتون ہیں۔

نبوت کے چھٹے سال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما مشرف بہ اسلام ہوئے اور ان کی برکت سے مسجدِ حرام میں نماز اعلانیہ ادا کی گئی۔

(شرح المواہب:۱/۲۷۶)

نبوت کے ساتویں سال: مقاطعۂ قریش کا واقعہ پیش آیا، آپ علیہ السلام کے ساتھ بنو ہاشم اور بنو مطلب شعب ابی طالب میں محصور کر دیئے گئے، اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔(روض الانف:۱/۲۳۲)

نبوت کے آٹھویں سال: مشرکین مکہ کے مطالبہ پر شق قمر کا بے مثال معجزہ رونما ہوا۔

(البدایہ والنہایہ:۳/۱۱۸)

نبوت کے نویں سال: میں بھی شعب ابی طالب میں ہی محصور رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حبشہ روانگی ہوئی۔

نبوت کے دسویں سال: مقاطعہ ختم ہوا (طبقات ابن سعد:۱/۱۳۹) اور اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کا انتقال ہوا۔ ان کے انتقال کے تقریباً تین یا پانچ دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کو ''عام الحزن'' قرار دیا (شرح المواہب:۱/۲۹۱)۔ اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے ہوا، اور اسی سال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں، لیکن رخصتی نہیں ہوئی۔ اور اسی سال واقعۂ طائف بھی پیش آیا۔(البدایہ والنہایہ:۳/۱۳۵)

نبوت کے گیارہویں سال: مدینہ سے آنے والے حاجیوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سے قبیلہ خزرج کے تقریباً چھ آدمی مشرف بہ اسلام ہوئے، اس سے انصار کے اسلام کا آغاز ہوا۔(البدایہ والنہایہ:۳/۱۴۸)

نبوت کے بارہویں سال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور اسی موقع پر امت پر پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔ اسی سال بیعت عقبۂ اولیٰ ہوئی۔ اس میں ۱۲ افراد مشرف بہ اسلام

ہوئے۔(شرح المواہب:۱/۳۱۶)

نبوت کے تیرہویں سال: بیعت عقبہ ثانیہ ہوئی، جس میں ۷۳ مرد اور ۲ عورتوں نے اسلام قبول کیا۔ اسی سال مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی۔ اسی سال قریش نے نعوذ باللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کی سازش سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں سے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ اجازت ملنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

حیاتِ نبوی کا مدنی دور

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد کی حیاتِ مبارکہ کا دور ’’مدنی دور‘‘ کہلاتا ہے، جو کہ بڑا تابناک دور ہے جس میں آپ علیہ السلام کی اَن تھک کوششوں، محنتوں اور قربانیوں کے سبب اسلام کو غلبہ ہی غلبہ ملا، آپ علیہ السلام کی جاں نثار جماعتِ قدسیہ کے سرفروشوں نے اسلام کی نشر و اشاعت کے لیے آپ علیہ السلام کے اشاروں پر اپنا تن من دھن سب کچھ لٹا دیا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ آپ علیہ السلام کے اس بے مثال دور کا نقشہ کھینچنے کی منظر کشی اتنی طویل ہے کہ شاید کئی ضخیم مجلدات کا پیٹ بھی اس موضوع کو اپنے میں نہ سما سکے، ذیل میں بہت ہی اختصار کے ساتھ ہجرت کے بعد کی زندگی کو اشارۃً بطورِ ایک جھلک کے پیش کیا جاتا ہے۔

ہجرت کا پہلا سال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تین دن تک غارِ ثور میں رُوپوش رہنے کے بعد یکم ربیع الاوّل مدینہ کی جانب ہجرت کی، اسلام کی پہلی مسجد مسجدِ قباء کی بنیاد رکھی، مدینے کے یہودی اور آس پاس کے رہنے والے قبیلوں سے امن اور دوستی کے عہد نامے ہوئے۔ اسی سال حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسی سال مسجد نبوی کی بھی تعمیر کی گئی۔ اذان و اقامت کی ابتدا بھی کی گئی۔ انصار اور مہاجرین کے درمیان ایک مثالی بھائی چارہ قائم ہوا، جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی۔ اسی سال شوال میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رُخصتی بھی ہوگئی۔ جبکہ ایک قول ۲/ہجری میں رُخصتی کا بھی ملتا ہے۔

ہجرت کے دوسرے سال: علیٰ اختلاف الروایہ مسلمانوں پر جہاد فرض ہوا، رمضان کے روزے، زکوٰۃ، صدقۃ الفطر اور عیدین کی نمازیں فرض ہوئیں۔ مسجد اقصیٰ کے بجائے بیت اللہ کو جہتِ قبلہ قرار دیا گیا۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا کا وصال بھی اسی سال ہوا۔ حق و باطل کا پہلا غزوہ بدر بھی اسی سال پیش آیا۔

ہجرت کے تیسرے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حفصہ بنت فاروق رضی اللہ عنہا سے اور اس کے بعد حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔ اسی سال حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی، آپ کی لختِ جگر حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا۔ گستاخِ رسول کعب بن اشرف اور ابو رافع کو جہنم رسید کیا گیا۔ اسی سال غزوۂ اُحد کا واقعہ پیش آیا۔

ہجرت کے چوتھے سال بنو نضیر کی جلاوطنی ہوئی۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ام سلمہ اور زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما سے نکاح ہوا اور شراب کے حرام ہونے کا حکم بھی اسی سال نازل ہوا۔

ہجرت کے پانچویں سال: شرعی پردہ کا حکم نازل ہوا، زنا کی سزا کا حکم ہوا، صلاۃ الخوف کی مشروعیت ہوئی، تیمّم کی اجازت ملی، واقعہ افک ہوا اور اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں سورۃ النور کی کئی آیات نازل ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جویریہ بنت حارث اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما سے نکاح ہوا۔ غزوہ خندق، غزوہ بنی مصطلق اور غزوۂ بیر معونہ پیش آیا، جس میں ۷۰ حفاظ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو دھوکے سے شہید کیا گیا۔

ہجرت کے چھٹے سال: سورۃ الفتح نازل ہوئی۔ اسی سال حدیبیہ کی صلح ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہمراہ عمرہ کے لیے روانہ ہوئے، صلح حدیبیہ سے واپسی کے بعد دیگر ممالک کے بادشاہوں کو دعوتی خطوط روانہ فرمائے۔ آپ کا حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔ اسی سال مدینہ منورہ میں قحط پڑا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے دور ہوا۔ اسی سال نجاشی بادشاہ کی وفات ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھا۔

ہجرت کے ساتویں سال: غزوہ خیبر پیش آیا۔ اسی غزوہ میں متعہ اور گدھوں کی حرمت کا حکم

نازل ہوا۔اس غزوہ سے واپسی پر لیلۃ التعریس کا واقعہ پیش آیا، جس میں پورے لشکر کی نماز فجر قضا ہوگئی۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ایک یہودی عورت زینب بنت حارث کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دینے کی کوشش کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت میمونہ بنت حارث، اور حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہن سے نکاح ہوا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زوجہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرۃ القضاء فرمایا۔

ہجرت کے آٹھویں سال: حضرت خالد بن ولید اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما مشرف بہ اسلام ہوئے، غزوہ موتہ اور فتح مکہ کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا۔حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔غزوہ حنین وطائف ہوا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔

ہجرت کے نویں سال: غزوۂ تبوک پیش آیا اور اس غزوہ سے واپسی پر منافقین کی بنائی ہوئی مسجد ضرار کو منہدم کردیا گیا۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی ابن سلول کی موت ہوئی۔ اس سال ستر/۷۰ سے زائد وفود آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں حاضر ہوئے۔ سورۃ التوبہ نازل ہوئی۔ اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایلا کیا، یعنی: قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک تمہارے قریب نہیں آؤں گا۔اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گرے، جس کی وجہ سے دائیں پہلو اور پنڈلی پر خراش آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔ اسی سال حج فرض ہوا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنا کر تین سو افراد کے ساتھ حج کے لیے بھیجا گیا۔

ہجرت کے دسویں سال مسیلمہ کذاب نے اور اسود عنسی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔اسی سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے تشریف لے گئے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔اس خطبے میں آپ کی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن موجود تھیں، جن کی تعداد (۹) تھی اور صحابہ کرام کی تعداد (ایک لاکھ) سے متجاوز تھی۔ اس موقع پر اسلام کے سارے اصول سمجھا دیئے گئے۔ جاہلیت کی رسموں کو اور شرک کی باتوں کو ملیا میٹ فرمادیا گیا۔

ہجرت کے گیارہویں سال صفر کے مہینے ۲۶/ تاریخ کو پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رومیوں کے خلاف جہاد کے لیے اپنی حیات مبارکہ کا آخری لشکر ”جیشِ اسامہ“ ترتیب دیا، بدھ کے دن مرض الوفات کا آغاز ہوا، جمعرات کے دن بیماری کی حالت میں ہی اس لشکر کو اپنے دستِ مبارک سے علَم بنا کر دیا اور اسے روانہ کیا۔جمعرات کو ہی مرض میں شدت ہوگئی تو لشکر مدینہ سے ایک کوس دور مقام جرف میں رکا رہا، اسی دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کے لیے متعین کیا گیا۔ پھر پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کو الوداع کہتے ہوئے پوری امتِ مسلمہ بلکہ پوری کائنات کو یتیم کرتے ہوئے اپنے محبوبِ حقیقی اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

إنا للہ وإنا إلیہ راجعون ☆☆

محمد نام والوں کو بلاؤ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کبھی کبھی بڑے عجیب ہوتے تھے، ایک بار کچھ کپڑوں کے جوڑے کہیں سے آئے، ان کی تقسیم کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عجیب انتخاب کیا۔فرمایا: محمد! نام والوں کو بلاؤ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی تعظیم کی وجہ سے) چنانچہ **محمد بن ابی بکر، محمد بن جعفر، محمد بن طلحہ، محمد بن عمرو بن حزم، محمد بن حاطب، محمد بن حطاب**، سب حاضر خدمت ہوئے۔ (الاصابہ فی ذکر محمد بن حطاب)

ایک بار موتیوں کی ایک ڈبیہ ہاتھ آئی، سب کو موتیوں کی تقسیم مشکل تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا بہترین مصرف تلاش کرلیا اور صحابہ کرامؓ سے فرمایا: اگر تم سب کی اجازت ہو تو میں یہ ڈبیہ ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دوں، وجہ یہ بتلائی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں......کون اجازت نہ دیتا؟ چنانچہ وہ ڈبیہ کائنات کی عظیم خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچی۔ (”امی عائشہؓ“ مولفہ مولانا ابو محمد عبدالمالک)

خطاب: جناب منظور احمد میواڈووکیٹ

قانونی مشیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سینئر وکیل وقانون دان

بموقع: تحفظ ختم نبوت کانفرنس، یکم ستمبر۲۰۲۲ء بروز جمعرات، باغِ جناح، مزارِ قائد کراچی

ضبط وترتیب: مولانا محمد حسان اعجاز

میرے محترم علماء کرام، معزز سامعین اور عزیز طلبہ! جب ریاض احمد گوہر شاہی نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا، اس سے پہلے اس نے چھ دعوے کیے، اس کے بعد اسے سزا ہوئی مگر وہ پاکستان سے کسی طریقے سے بھاگ کر چلا گیا۔ چونکہ انسداد دہشت گردی کی عدالت میں ہم نے مقدمہ دائر کیا تھا، میں اس مقدمے میں وکیل تھا۔ دہشت گردی کا قانون یہ ہے کہ اگر کوئی ملزم عدالت سے بھاگ جائے تو اس کی غیر موجودگی میں بھی مقدمہ دائر ہوتا ہے تو الحمدللہ! انسداد دہشت گردی کی عدالت نے ریاض احمد گوہر شاہی کو۹۳ سال کی سزا دی۔ جب ریاض احمد گوہر شاہی کو سزا ہوئی تو اس کے وکیل نے ہائی کورٹ حیدر آباد میں ایک اپیل فائل کی کہ میرا ملزم بےقصور ہے، اس کی اپیل کو سنا جائے۔ پاکستان کا قانون یہ ہے کہ اپیل تو وکیل فائل کرسکتا ہے لیکن اس کی سماعت اس وقت تک نہیں ہوسکتی کہ جب تک ملزم عدالت میں حاضر نہ ہو، تو ہائی کورٹ میں ہم نے عرض کیا کہ اپیل فائل ہوگئی ہے، ٹائم کا اس میں مسئلہ تھا تو ان کو کہا گیا کہ ریاض احمد گوہر شاہی کو ہائی کورٹ میں پیش کریں تاکہ وہ اپنی صفائی دے، گوہر شاہی کو حیدر آباد کی عدالت نے بار بار نوٹس دیے لیکن وہ نہیں آیا اور اس کی اپیل خارج ہوگئی۔ جب اپیل خارج ہوگئی تو اسی دوران ریاض احمد گوہر شاہی کے بیٹے نے اس اپیل میں درخواست لگائی کہ میرے والد صاحب کے لاکھوں لوگ ماننے والے تھے، لہٰذا اس مقدمے کو صحیح سنا جائے کہ ان کی دل آزاری ہوئی ہے، ہائی کورٹ سے ہمیں نوٹس آیا کہ ریاض احمد گوہر شاہی کی طرف سے اپیل فائل ہوئی ہے، ہم نے کہا کہ وہ آدمی مرگیا، اس کی اپیل ختم ہوچکی، اب دوبارہ درخواست کیوں آئی ہے؟ پتا چلا کہ ریاض احمد گوہر شاہی کی جو ڈیڈ باڈی آئی تھی اس میں ریاض احمد گوہر شاہی نہیں تھا، کیونکہ یہ ہم نے ہائی کورٹ میں لکھ کر لگایا تھا، جج سے ہمارا مکالمہ ہوا کہ ریاض احمد گوہر شاہی کا ابھی ایک اور فتنہ باقی ہے، امام مہدی کا نزول، اگر عدالت اس کی سزا ختم کرے گی تو ہوسکتا ہے کہ نعوذ باللہ ریاض احمد گوہر شاہی اپنے آپ کو اس فتنہ کے تحت لے کر آجائے۔ ہائی کورٹ نے ہم سے سوال کیا کہ وکیل صاحب! یہ بتائیں کہ آدمی مرنے کے بعد دوبارہ کیسے زندہ ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو دنیا کے قانون میں اس کا کیس ختم ہوجاتا ہے، اس کا فائدہ اور نقصان اس کے ورثا کو نہیں ہوتا تو یہ اپیل ایک سازش کے تحت لگائی گئی ہے، کیا ریاض احمد گوہر شاہی کی لاش جب یہاں آئی تھی تو اس کو کسی اہل کار نے دیکھا تھا؟ عدلیہ کے بندے نے دیکھا تھا؟ مدعی نے دیکھا تھا؟ کسی انویسٹی گیشن افسر نے دیکھا تھا؟ کسی نے نہیں دیکھا، ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اس کے اندر ریاض احمد گوہر شاہی تھا یا کسی اور کی لاش تھی، جس کو خدا کی بستی میں دفنا دیا گیا۔ اس کے بعد ججوں نے کہا کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ تو نہیں ہے، ہم نے کہا کہ جتنے عقائد مسلمانوں کے ہیں ان کی توہین اس نے کی، کلمہ کی توہین اس نے کی ہے، قرآن کریم کے اندر اس نے تبدیلی کی ہے، امام مہدی کا دعویٰ کرنے والا ہے، اس کے لاکھوں مرید ہیں، یہ کہاں کا دعویٰ ہے؟ جس طرح مولانا تجمل حسین نے کہا کہ گوہر شاہی کا فتنہ مختلف شکلوں میں آرہا تھا، لیکن عدالت کی سزائیں اپنی جگہ برقرار ہیں، جب بھی ریاض احمد گوہر شاہی آیا وہ اپنی زندگی جیل میں گزارے گا۔

اس کے بعد اس کی تنظیم تھی، انجمن سرفروشانِ اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے ہم نے اس کے خلاف کارروائی کی تو اس کے خلاف عدالت نے فیصلہ دیا اور اس کی انجمن پر پابندی لگادی گئی، وہ آج تک مختلف ناموں سے کام کررہے ہیں لیکن نہ ان کا کوئی دفتر ہے نہ ان کا کوئی پتا ہے، جب ہمیں ان کے پتے مل جائیں گے تو ان شاء اللہ! ختم نبوت کے مجاہدین ان کا پیچھا کریں گے اور ان کے کارکنوں کو بھی جیل میں ڈالیں گے۔

اب میں آتا ہوں فتنۂ قادیانیت کی طرف، اس کے بارے میں آپ کو علماء کرام نے پوری ہسٹری بتائی، جب سے دنیا بنی ہے یہ سلسلہ چلتا آ رہا ہے۔۱۹۷۴ء میں انہی بزرگوں کی محنت سے یہ عمل میں آیا کہ پاکستان کے آئین میں ایک ترمیم کی گئی، جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا، آرٹیکل ۲۶۰ میں ایک کالم ہے، اس میں لکھا گیا ہے کہ مسلمان کون لوگ ہوں گے اور غیر مسلم کون لوگ ہوں گے؟ ان غیر مسلموں کے اندر لاہوری ر قادیانی دونوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ یہ ۱۹۷۴ء کی بات ہے، پورے دس سال تک پاکستان میں اس پر کوئی قانون سازی نہیں کی گئی، اس کی بہت ساری وجوہات ہیں، لمبی تفصیل ہے۔ جب قانون سازی نہیں ہوئی تو قادیانیوں نے کہا کہ ہم تو مسلمان ہیں، انہوں نے اپنی عبادت گاہیں بنائیں، مساجد بنائیں، اذانیں دیں، کلمہ طیبہ کے بیج لگا کر بازاروں میں گھومتے تھے اور مسلمانوں کو کہتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں، ہم اذان دیتے ہیں، ہم نماز پڑھتے ہیں، ہم اپنی عبادت گاہ بناتے ہیں اور تبلیغ کرتے ہیں، اس بات پر ملک میں بہت تشویش پائی گئی اور ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس پاس ہوا۔ یہ ہمارے بزرگوں کی، ہمارے ختم نبوت کے شہداء کی محنت تھی۔ جب اس میں تبدیلی کی گئی تو پاکستان پینل کورٹ میں دو اضافے کیے گئے 298-B اور 298-C کا۔

میں آپ کو بتاؤں کہ 298-B اور 298-C اتنا زبردست قانون ہے کہ دنیا میں اس سے اچھا کوئی قانون نہیں ہے اور اس قانون کو جب نافذ کیا گیا تو قادیانیوں نے اس کی خلاف ورزی کی، پاکستان بھر میں انہوں نے اپنے سینے پر کلمے کے بیج لگائے، اپنی عبادت گاہوں کو مساجد کی طرح بنایا گیا، اذان دی گئی، مقدمے درج ہوئے تو سپریم کورٹ نے لارجر بینچ تشکیل دیا اور پانچ رکنی ججوں کا بینچ بیٹھا، پاکستان کے چاروں صوبوں سے وہ مقدمات منگوائے گئے جو قادیانیوں کے خلاف درج کرائے گئے تھے۔

ایک اہم بات بتاؤں کہ اس میں قادیانیوں کی طرف سے جس آدمی نے وکالت کی وہ بھٹو مرحوم کی کابینہ کا خاص آدمی تھا، اس نے قانون بنایا تھا، اس کے بعد یہی قادیانیوں کی طرف سے وکیل بنا تھا، دس سال کا جو سفر گزرا وہ اسی وجہ سے گزرا کہ اس وقت بہت ساری کالی بھیڑیں کابینہ میں موجود تھیں، قادیانیوں کی حمایت میں موجود تھیں، انہوں نے جب پٹیشن دائر کی تو انہوں نے کہا کہ پاکستان کے آئین میں ہر شہری کو مذہبی آزادی ہے، پاکستان کے ہر شہری کو تبلیغ کی اجازت ہے، مذہبی آزادی ہے، تقریر کی اجازت ہے، سپریم کورٹ میں جب یہ بات آئی تو سپریم کورٹ نے یہ واضح کہا کہ یہ مذہبی آزادی کی ضرورت بات کریں، لیکن پہلے اپنا مذہب طے کریں، قادیانیوں کا کوئی مذہب نہیں ہے، دھوکا دیتے ہیں، یہ بہروپیے ہیں۔ یہ الفاظ میرے نہیں، سپریم کورٹ کے لارجر بینچ کے ہیں، جن کو کسی نے چیلنج نہیں کیا، سپریم کورٹ نے ان کو بہروپیا کہا، سپریم کورٹ نے ان کو چیٹر کہا کہ ان کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے ان کو کہا ۱۹۹۳ء کے فیصلہ میں کہ پہلے اپنے آپ کو کسی مذہب میں رجسٹرڈ کراؤ، اقلیتوں میں رجسٹرڈ کراؤ، پاکستان کے قانون میں اقلیتوں کے لئے زیادہ تحفظات ہیں، آپ چونکہ اقلیت ہیں، ان کے لئے پنجاب اسمبلی میں اضافہ کیا گیا، قومی اسمبلی میں اضافہ کیا گیا، لیکن ۱۹۷۴ء سے لے کر آج یکم ستمبر ۲۰۲۲ء ہوگئی ہے، قادیانیوں نے آج تک اپنے آپ کو اقلیت رجسٹرڈ نہیں کرایا۔

پاکستان کی عدالتوں کے فیصلے، سپریم کورٹ کا لارجر بینچ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ قادیانیوں نے آئین کی بھی خلاف ورزی کی ہے، مذہب کی خلاف ورزی کی ہے اور یہاں رہتے ہوئے ہر قانون کی خلاف ورزی کی ہے، لیکن آپ نے اور ہم نے ان کا تعاقب کرنا ہے، قانون کے ذریعہ، عدالتوں کے ذریعہ، شریعت کے ذریعہ۔ ان شاء اللہ! جب ہمارے پاکستان کے شہریوں کو اس قانون کے بارے میں آگاہی ہوجائے گی تو میرے خیال میں پاکستان میں کوئی قادیانی نہیں بچ پائے گا۔ ابھی انہوں نے ایک اور سازش کی کہ ۲۰۲۱ء میں یواین او کی جنرل اسمبلی کے اندر اپنی قرارداد پیش کی۔ ۲۰۱۰ء میں جب پاکستان دہشت گردی کی لپیٹ میں تھا تو ان کے عبادت خانے پر لاہور میں ایک حملہ ہوا، وہاں ان کے ۸۲ بندے مارے گئے اور اس کا بہانہ کر کے قادیانی سازش کے تحت پانچ سو فیملیوں کو ملیشیا لے کر چلے گئے اور تھائی لینڈ لے کر چلے گئے، اور ان سے کہا کہ ہم کو ملیشیا کی نیشنلٹی دی جائے اور تھائی لینڈ میں نیشنلٹی دی جائے، انہوں نے یواین او میں قرارداد جمع کرائی، پاکستان کے خلاف الزامات لگائے، وہ قرارداد کسی طریقہ سے پاکستان آئی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں آئی، اس کا جواب ہم نے لکھا، ہم نے کہا کہ پاکستان ۲۰۰۰ء سے لے کر ۲۰۱۰ء تک دہشت گردی کی لپیٹ میں تھا، (باقی صفحہ 25 پر)

عیسائی پادریوں سے چند سوالات

آخری قسط

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ

مسلمانوں کے پاس دین ودنیا کی نعمتیں ہیں:

اس مضمون کی ابتدا سے لے کر اب تک تو وہ پندرہ سوالات تھے جو میں نے عیسائی پادریوں سے کئے ہیں، اس کا جواب دینا پادریوں اوران کے مستشرقین فضلا پر لازم ہے لیکن وہ مرتے دم تک اس کا جواب ان شاء اللہ! نہیں دے سکیں گے۔ اب میں ان نعمتوں اور دولتوں کا مختصر تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے مسلمانوں کو عطا فرمائی ہیں، یہ اتنے زیادہ احسانات اور انعامات ہیں کہ اس کو اختصار کے ساتھ ذکر کرنا بھی ممکن نہیں ہے، لیکن میں کوشش کروں گا کہ تفصیل کے بغیر صرف نام لے کر چند نعمتوں کا تذکرہ کروں تا کہ ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کریں۔

چنانچہ ہم مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ سے متعلق توحید کا صحیح عقیدہ ہے، ہمارے پاس لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا عظیم کلمہ ہے، ہمارے پاس اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ“ کا عظیم اقرار ہے، ہمارے پاس نبی آخرالزماں ہے، ہمارے پاس اللہ کا گھر بیت اللہ الحرام کعبہ ہے، جو ہمارا قبلہ ہے، ہمارے پاس دنیا بھر کی شاندار مساجد ہیں، ہمارے پاس مسجد اقصیٰ ہے جو ہمارا قبلہ اول ہے، ہمارے پاس حجر اسود اور رکن یمانی ہے، ہمارے پاس باب کعبہ اورملتزم ہے، ہمارے پاس حطیم اور میزاب رحمت ہے، ہمارے پاس طواف کعبہ ہے، ہمارے پاس صفاو مروہ ہے، ہمارے پاس سعی اور میلین اخضرین ہیں، ہمارے پاس زمزم ہے، ہمارے پاس مقام ابراہیم ہے، ہمارے پاس ابراہیم علیہ السلام کے مبارک قدمین ہیں، ہمارے پاس لبیک اللّٰھم لبیک کا تلبیہ ہے، ہمارے پاس حج اوراحرام اور عمرہ ہے، ہمارے پاس منیٰ اوررمی جمرات ہیں، ہمارے پاس عرفات کا میدان ہے، ہمارے پاس مسجد نمرہ اور یومِ عرفہ ہے، ہمارے پاس مزدلفہ اور مشعرالحرام ہے، ہمارے پاس مسجد خیف ہے، یعنی مسجد آدم اور وادیٔ منیٰ ہے، ہمارے پاس ۱۰ ذوالحجہ اورقربانی ہے، ہمارے پاس طواف زیارت اور طواف وداع ہے، ہمارے پاس ایامِ تشریق اور تکبیرات ہیں، ہمارے پاس مکہ ہے، ہمارے پاس مدینہ ہے، ہمارے پاس مواقیت ہیں، ہمارے پاس مسجد نبوی ہے، ہمارے پاس نبی آخرالزمان کا روضہ ہے، ہمارے پاس اپنے نبی کے روضہ پر جا کر سلام ہے۔

ہمارے پاس ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں، ہمارے پاس ریاض الجنۃ اور منبر نبوی ہیں، ہمارے پاس اسطوانہ عائشہ ہے، ہمارے پاس اصحاب صفہ کا چبوترہ ہے، ہمارے پاس باب سلام ہے، ہمارے پاس جبریل ہے، ہمارے پاس جنۃ البقیع ہے، ہمارے پس مسجد قبا ہے، ہمارے پاس جبل احد ہے، ہمارے پاس تاریخی میدان بدر ہے، ہمارے پاس نماز ہے، ہمارے پاس اذان ہے، ہمارے پاس فجر، ظہر، عصر، مغرب اورعشاء ہیں، ہمارے پاس جمعہ ہے، ہمارے پاس عیدین ہیں، ہمارے پاس رمضان اورلیلۃ القدر ہے، ہمارے پاس تہجد ہے، ہمارے پاس دعا ہے، ہمارے پاس ذکر اللہ ہے، ہمارے پاس زکوٰۃ ہے، ہمارے پاس تلاوت قرآن ہے، ہمارے پاس قرآن کے لاکھوں حافظ ہیں، ہمارے پاس حلال وحرام ہے، ہمارے پاس احادیث کا ذخیرہ ہے، ہمارے پاس نبی کی سیرت ہے، ہمارے اپنے اسلاف کی تاریخ ہے، ہمارے پاس انسانیت کی شرافت واقدار ہے، ہمارے پاس تمام انبیاء کرام کا احترام ہے، ہمارے پاس امن وامان ہے، ہمارے پاس اسلامی شکل وشباہت ہے، ہمارے پاس داڑھی ہے، ہمارے پاس ڈھیلا ڈھالا خوبصورت لباس ہے، ہمارے پاس عزت کی پگڑیاں ہیں، ہمارے پاس نسب حسب ہے، ہمارے پاس شادیاں اور نکاح ہے، ہمارے پاس خالص نسب کے ماں باپ ہیں،

ہمارے پاس ہماری مقدس مائیں ہیں، ہمارے پاس ہماری مقدس بہنیں ہیں، ہماری پاس ہماری مقدس بیٹیاں ہیں، ہمارے پاس ہماری واجب احترام پھوپھیاں ہیں اور خالائیں ہیں، ہمارے پاس ہمارے سارے رشتے ہیں، ہمارے پاس صلہ رحمی ہے، ہمارے ہاں مہمانوں کا مکمل اکرام ہے، ہمارے پاس پردے کا پورا اہتمام ہے، ہمارے ہاں اولاد کو میراث دینا فرض ہے، ہمارے ہاں عورتوں کے حقوق کا احترام ہے، ہمارے پاس جائز بیوعات خرید وفروخت کا پورا نظام ہے، ہمارے پاس کھانے پینے کا حلال انتظام ہے، ہمارے ہاں مزدور کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دینا لازم ہے۔

ہمارے پاس سخاوت و شجاعت ہے، ہمارے پاس الفت ومروت ہے، ہمارے پاس زبان اور عہد و پیماں ہے، ہمارے پاس دیانت و امانت ہے، ہمارے پاس اولیاء اللہ اور بزرگان دین ہیں، ہمارے پاس مقدس مقامات ہیں، ہمارے پاس دنیا کی ۴۲ فیصد زمین ہے، ہمارے پاس دنیا کی سب سے مضبوط کرنسی دینار ہے، ہمارے پاس ۷۵ فیصد پیٹرول ہے، عیسائی اور مسیحیت کے پادری ان چیزوں سے محروم ہیں، بلکہ قرآن و حدیث کی صحیح معلومات کی برکت سے مسلمانوں کے علماء حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات اور ان کی زندگی سے متعلق مستند اور ٹھوس معلومات کسی بھی یہودی عالم اور عیسائی پادری سے زیادہ جانتے ہیں، والحمدللہ علی ذالک۔ کسی بھی یہودی یا عیسائی کی طرف سے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تک کوئی ثواب نہیں جاسکتا ہے، کیونکہ ان کے مذہب کی ڈیٹ ایکسپائر ہے، مسلمانوں کی طرف سے ان کو ثواب جاتا ہے۔ چنانچہ ہم اپنے نبی پر درود پڑھنے کے ساتھ ساتھ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پر درود پڑھتے ہیں۔

بہرحال تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ ہمارے ہاں زنا حرام ہے، ہماری ہاں چوری حرام ہے، ہمارے ہاں ڈکیتی حرام ہے، ہمارے ہاں سود حرام ہے، ہمارے جوا حرام ہے، ہمارے ہاں قتل حرام ہے، ہمارے ہاں نبیوں کو گالی دینا حرام ہے، ہمارے ہاں خنزیر کا گوشت کھانا حرام ہے، ہمارے ہاں گدھا، کتا کھانا حرام ہے، ہمارے ہاں کیڑے مکوڑے کھانا چبانا حرام ہے، ہمارے ہاں موسیقی، رقص وسرود اور طبلوں کے ساتھ گانا بجانا حرام ہے، ہمارے ہاں ماں، بیٹی، بہن، ساس، بہو، پھوپھی، خالہ سے زنا کرنا حرام ہے، ہمارے ہاں اغلام بازی اور لواطت حرام ہے، ہمارے ہاں قطع رحمی حرام ہے، ہمارے ہاں کسی انسان کی عزت پامال کرنا حرام ہے، ہمارے ہاں اپنی بیوی سے اغلام بازی کرنا حرام ہے، ہمارے ہاں مرغوں، کتوں، کبوتروں اور جانوروں کا لڑانا اور شرط لگانا حرام ہے، ہمارے ہاں چھوٹے بچوں کو ریس کے اونٹوں پر باندھ کر دوڑانا حرام ہے، ہمارے ہاں کسی مسلمان انسان پر بہتان باندھنا حرام ہے۔

ہمارے ہاں کسی انسان کو فحش گالی دینا حرام ہے، ہمارے ہاں غیر اللہ کا غائبانہ حاجات میں پکارنا حرام ہے، ہمارے ہاں قبروں کا طواف کرنا حرام ہے، ہمارے ہاں غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنا حرام ہے، ہمارے ہاں رشوت لینا دینا حرام ہے، ہمارے ہاں منشیات کا استعمال کرنا اور اس کا کاروبار کرنا حرام ہے، ہمارے ہاں شراب پینا اور جوا کھیلنا حرام ہے، ہمارے ہاں جاندار کی شوقیہ پوری تصویر بنوانا اور گھروں میں اعزاز کے ساتھ لگانا حرام ہے، ہمارے ہاں کسی بھی تصویر کے سامنے سجدہ لگانا حرام ہے۔

ہمارے ہاں غیر اللہ کے نام کوئی نذر و نیاز دینا حرام ہے، ہمارے ہاں غیر اللہ کی عبادت حرام ہے، ہمارے ہاں جنابت کے ساتھ رہنا سہنا حرام ہے، ہمارے ہاں ناپاک جسم اور ناپاک کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنا حرام ہے، ہمارے ہاں کسی بھی آسمانی کتاب کی توہین اور اس کو گالی دینا حرام ہے، ہمارے ہاں شوقیہ کتے پالنا اور اس سے جنسی فوائد حاصل کرنا حرام ہے، ہمارے ہاں نکاح کے بغیر داشتائیں رکھنا حرام ہے، ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا حرام ہے، ہمارے ہاں اب قیامت تک کوئی نیا مذہب لانا اور بنانا حرام ہے، یہ ہمارا سرمایہ ہے لیکن عیسائی پادری ان چیزوں سے محروم ہیں، ہاں جو مسلمان مندرجہ بالا اصولوں پر عمل نہیں کرتا وہ دین سے ہٹا ہوا مسلمان ہے۔ اس کو دیکھ کر اسلام سے نفرت کرنا حرام ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اب قیامت تک صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزماں ہیں اور قیامت تک صرف دین اسلام ہے اور قیامت تک صرف قرآن کریم ہے، دوسری اقوام کے پاس کوئی حقیقت نہیں ہے، ہاں ان کے پاس اس دور میں لائق حکمران ہیں اور ہمارے پاس لائق حکمران نہیں ہیں۔

☆☆......................☆☆

6 ارب ڈالرز کا جنازہ!

جناب ضیاء چترالی صاحب

رواں ماہ کی 8 تاریخ کو برطانیہ کی ملکہ الزبتھ کا انتقال ہوا۔ 2 ہفتے تک عالمی میڈیا میں ملکہ کی وفات ہی خبروں کا محور رہی۔ 11 دن تک آخری مراسم جاری رہے اور 19 تاریخ کو تابوت قبر میں اتارا گیا۔ موت سے تدفین تک عجیب و غریب رسوم و رواج دیکھنے کو ملے۔ میت ویسٹ منسٹر ہال میں 4 روز تک دیدار عام کے لیے رکھی گئی، وہاں سے بکنگھم پیلس روانگی ہوئی، وہاں سے ویلنگٹن آرچ آمد، پھر سینٹ جارج چیپل تک سفر، وہاں دعائیہ تقریب، پھر شاہی والٹ میں اتارنے کے بعد تدفین ہوئی۔ میت کے لیے مخصوص تابوت جس کا انتخاب ملکہ نے خود ہی کیا تھا، اس پر سنہری چھڑی، گلوب پر نصب صلیب۔ جنازے کے لیے ہر قدم عجیب شاہی پروٹوکول، چاق و چوبند دستہ ہمراہ، چیونٹی کی رفتار سے چلتی مخصوص گاڑیاں، دنیا بھر کے 500 حکومتی زعماء و سربراہان مملکت کی شرکت، جنہیں باقاعدہ دعوت نامے بھیج کر بلایا گیا۔ سوائے چند ایک کے باقی تمام ممالک کے حکمراں آخری رسومات میں شریک تھے۔ اس دوران نئے بادشاہ کی تاج پوشی کی تقریب بھی ہوئی۔ ملکہ کی آخری رسومات کے دوران تقریباً پورا لندن شہر بند تھا۔ 36 کلومیٹر تک کے فاصلے پر رکاوٹیں اور بیریئرز لگائے گئے۔ دنیا کی 311 انٹیلی جنس ایجنسیوں کی خدمات لی گئیں۔ 2 ہزار کمانڈوز کی لندن میں ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ اس سب پر کتنا خرچہ آیا ہوگا؟ امریکی چینل اسکائی نیوز کی رپورٹ کے مطابق 6 ارب ڈالرز۔ یعنی پاکستانی کرنسی میں ایک ہزار 331 ارب روپے۔ دنیا بھر سے جو لوگ جنازے میں شرکت کے لیے آئے، ان کے اخراجات اپنی جگہ۔ یہ معاملہ تدفین کے بعد بھی جلد ختم نہیں ہوگا۔ رسوم کی بجا آوری کا سلسلہ مزید چلتا رہے گا۔ جس پر اٹھنے والے اخراجات الگ ہوں گے۔ اسکائی نیوز کے مطابق اس پر بھی کوئی معمولی رقم خرچ نہیں ہوگی۔ لیکن اس سب کا آنجہانی ملکہ کو کوئی فائدہ؟ کچھ بھی نہیں، بلکہ کسی بھی انسان کو تو کیا، کسی ذی روح کو بھی کوئی فائدہ نہیں۔ الٹا نقصان ضرور ہے۔ سراسر عقل کے خلاف فضولیات، بے جا اسراف، سرمائے کا ضیاع۔ وہ بھی ایک ایسے وقت میں جب برطانوی معیشت سخت مشکلات کا شکار ہے۔ ملک میں مہنگائی عروج پر ہے۔ پھر دلچسپ بات یہ کہ شاہی خاندان حکومت کو ایک پائی ٹیکس بھی نہیں دیتا۔ اس کے لیے قوانین ہی الگ ہیں۔ مگر یہ اخراجات سب عوامی ٹیکس سے۔ اس کے باوجود مجال ہے کسی لبرل، سیکولر یا ملحد یا دجالی میڈیا نے ان فضولیات پر ایک حرف بھی زبان پر لایا ہو کہ بڑا پیسہ ضائع کر دیا۔ اتنے بڑے سرمائے سے فلاں فلاں مثبت کام ہو سکتے تھے۔ لاکھوں غریبوں کی مدد کی جا سکتی تھی۔ مگران عناصر کی تان ٹوٹتی ہے تو اسلامی احکام پر۔ قربانی کے چند ہزار روپے مسلمان اپنی مرضی سے خرچ کریں تو انہیں آگ لگ جاتی ہے۔ زکوٰۃ و فطرہ انہیں اسراف معلوم ہوتے ہیں۔ کوئی حج یا عمرے پر جائے تو اس پر یہ عناصر آگ بگولہ ہو جاتے ہیں کہ یہ رقم فقراء و مساکین پر کیوں خرچ نہیں کی گئی۔ پھر مغرب کی مثال دیتے نہیں تھکتے کہ وہاں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ وہ بے مقصد کاموں پر سرمایہ صرف نہیں کرتے۔ ان کا ہر کام انسانی فلاح کا حامل ہوتا ہے۔ مگر یہ سب خلاف حقیقت ہے۔ اس کے ساتھ ہمیں یہ باور کرایا جاتا ہے کہ مغرب کی ترقی کا راز ہی یہ ہے کہ انہوں نے مذہب کو سیاست سے جدا کر دیا ہے۔ ملکہ کے جنازے اور برطانیہ کے نئے بادشاہ چارلس کی تقریب حلف برداری نے اس دعوے کو بھی باطل کر دیا۔ شاہ نے انجیل مقدس کا نسخہ ہاتھ میں لے کر حلف اٹھایا اور مذہبی عقائد کے تحفظ کی یقین دہانی کرائی۔ اس سے ایسا لگتا ہے کہ یہ سیکولر ملک کہلانے والے جدید برطانیہ کا نہیں، بلکہ قرون وسطیٰ کی کسی مسیحی و صلیبی ریاست کے فرمانروا ہیں۔ ملکہ برطانیہ کے انتقال کے بعد بہت سے راز عیاں ہو گئے۔ عجیب بات یہ کہ ایک خاص مشن کے تحت ہم مسلمانوں کے ذہن میں بھی یہ بات بٹھائی جا چکی ہے کہ

عیاش صرف مسلم بادشاہ ہیں۔مغربی حکمرانوں کی سائنس بھی انسانی فائدے سے خالی نہیں ہوتی۔وہ سائیکل پر سواری کرتے ہیں۔ انگریز عیار نے ایک خاص مقصد کے تحت تاریخ کا حلیہ ہی بگاڑ کر رکھ دیا۔مغل بادشاہوں کی جعلی داستانیں پھیلائی گئیں اور اب موجودہ عربوں کی عیاشی کے سچے جھوٹے قصے اتنے عام کردیئے گئے ہیں کہ زبان زدعام وخاص ہوگئے۔ یہاں تک کہ جب بھی عیاشی کی بات ہوتو سب کے اذہان انہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ مگر یورپی بادشاہوں کی خرمستیوں کو پردۂ اخفاء میں رکھا گیا ہے۔ بلکہ ان میں سے بیشتر کے رازوں تک نام نہاد آزاد میڈیا کو رسائی بھی نہیں ہے۔یہ بالکل سربستہ راز ہیں۔ اندازہ لگائیے کہ ملکہ برطانیہ جو تاج پہنتی تھیں، اس کی قیمت کا تخمینہ28ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔ کیا اس کا کہیں دوسرے ملک میں تصور بھی ہوسکتا ہے؟ آنجہانی ملکہ یورپ میں سب سے مہنگے گھوڑوں اور قیمتی کتوں کی مالک تھیں اور صرف یہ نہیں، بلکہ یہ دولت اور تاج کے ہیرے سب کچھ اسلامی ممالک سے ہی چرا کر لے جائے گئے ہیں۔انگریزوں نے صرف ہندوستان کو کتنا لوٹا، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ فی الوقت دنیا کی کل جی ڈی پی 80 کھرب900ارب ڈالر سے زائد ہے۔ جب متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت تھی تو دنیا کی کل جی ڈی پی کا 25 فیصد حصہ صرف ہندوستان کے پاس تھا۔یعنی موجودہ دور کے حساب سے 20 کھرب225 ارب ڈالر۔ درآمدات نہ ہونے کے برابر اور برآمدات کی بہتات تھی۔ واضح رہے کہ ایک کھرب میں ہزار ارب ڈالر ہوتے ہیں۔

سترہویں صدی میں فرانسیسی سیاح فرانکیوس برنیئر ہندوستان آیا تھا۔وہ کہتا ہے کہ ہندوستان کے ہر کونے میں سونے اور چاندی کے ڈھیر ہیں، اسی لئے سلطنت مغلیہ ہند کو سونے کی چڑیا کہتے تھے۔ خود برطانوی میڈیا بی بی سی نے اس لوٹ مار پر ایک رپورٹ نشر کی۔ جس کے مطابق انگریز 1857ء سے 1947ء تک ہندوستان سے 30 کھرب ڈالر لوٹ کر لے گئے۔ جبکہ برطانوی جریدے انڈیپنڈنٹ کے مطابق 45 کھرب ڈالر۔ اسی لئے تو مغرب خوشحال اور ہم کنگال ہیں۔ ورنہ وہاں پیسے اور سونے کی بارش تو نہیں ہوتی۔یہی لوٹ کی دولت ہے۔پھر بھی وہ مہذب اور ہم اجڈ۔ملکہ الزبتھ 19 برس کی عمر میں حکمراں بنیں اور 70 سال تک وہ حکومت کرتی رہیں۔ دلچسپ بات یہ کہ وہ اپنی زندگی میں سب سے زیادہ جن سربراہان مملکت سے متاثر ہوئیں، ان میں سعودی عرب کے سابق فرماں روا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کا نام سرفہرست تھا۔شاہ عبداللہ ملکہ سے عمر میں 2 سال بڑے تھے۔وہ اپنی وفات تک دنیا کے سب سے معمر بادشاہ تھے۔ جنوری 2015ء میں ان کے انتقال کے بعد ملکہ الزبتھ کو سب سے معمر ملکہ کا اعزاز مل گیا۔شاہ عبداللہ اور ملکہ کا موازنہ کیا جائے تو سب سے زیادہ جو چیز متاثر کن لگ رہی ہے، وہ دونوں کی آخری رسومات ہیں۔شاہ عبداللہ کی میت کو ایک خاکی جبے میں لپیٹ کر دولکڑیوں پر جنازہ گاہ لایا گیا۔ جنازے کو کندھا بوڑھے بھائی شاہ سلمان اور بیٹوں نے دیا۔سعودی مفتی اعظم نے عام آدمی کی طرح جنازہ پڑھا دیا۔ جوان بیٹوں اور بوڑھے بھائیوں نے بادشاہ کو قبر میں اتار کر مٹی کی مٹھیاں بھر بھر کر ان پر ڈالیں اور چلتے بنے۔ملکہ الزبتھ کے جنازے کا ایک اور عرب بادشاہ سے موازنہ کرکے دیکھ لیں تو بھی حقیقت عیاں ہوجائے گی۔ ہمارا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ مسلم حکمرانوں کو دودھ کا دھلا ہوا ثابت کیا جائے۔ان کی وکالت بالکل مقصود نہیں ہے۔ مدعا صرف یہ ہے کہ انسانیت کا دم بھرنے والے مغرب کا اصل چہرہ عیاں ہو۔ایک مسلم بادشاہ کا بھی حال ہی میں (13 مئی) انتقال ہوا۔وہ تھے امارات کے حکمران شیخ خلیفہ بن زید النہیان۔لیکن اسلامی تعلیمات کی برکت کہ جنازہ سادگی کا نمونہ تھا۔صبح انتقال ہوا اور مغرب کے بعد تدفین۔نہ دیدار عام کے لیے چار دن انتظار، نہ ہی لمبا چوڑا شاہی پروٹوکول۔ چند افراد نے عام سے تختے پر میت اٹھائی اور ایمبولینس میں رکھ کر مسجد پہنچا دی۔ جہاں نماز جنازہ ہوا۔ وہاں سے جنازہ قبرستان پہنچا دیا گیا۔میت بھی عام سے کفن میں لپٹی ہوئی، جس پر نہ سونے سے مرصع چادر اور نہ ہی طلائی تابوت، بس صرف اماراتی پرچم۔ قبر بھی سادہ سی۔مٹی کا ایک کوہان نما ڈھیر۔ مقبرۃ البطین میں عام قبروں کے مابین۔ کسی شاہی عمارت میں نہیں۔ اس کے باوجود مغربی پروپیگنڈے کی قوت دیکھئے کہ دنیا بھر میں بدنام مسلمان ہیں اور جنازے پر 6 ارب ڈالرز پھونکنے کے باوجود اہل مغرب کی طرف کوئی انگلی بھی نہیں اٹھاتا۔ بلکہ ان کی اس خامی کو میڈیا میں خوبی بنا کر دکھایا جاتا ہے۔ اسلام کی تعلیم کتنی خوبصورت اور فطرت وعقل کے عین موافق ہے کہ میت کو جلد از جلد دفنایا جائے تا کہ غم جلد کم ہو۔پھر اس طرح کے فضول اخراجات کو اسراف کہہ کر حرام قرار دے دیا ہے۔یہاں تک کہ قبر پر

چراغ جلانا بھی ممنوع ہے کہ اس سے میت کو کوئی فائدہ نہیں۔ عرب وہ قوم ہیں جو اپنی تمام تر کمزوریوں کے باوجود بھی اس سادگی کا دامن تھامے ہوئے ہیں۔ تمام تر دولت، کروفر، جدید ترین گاڑیوں، قیمتی اونٹوں، نایاب نسل کے گھوڑوں اور سر بہ فلک محلات کے باوجود بھی اسلام کی اس سادگی پر عرب عمل پیرا ہیں۔ یہی اسلام کی خوبصورتی اور کشش کی اصل وجہ ہے اور دنیا میں انسانوں کو اسلام کی جانب کھینچ کر لانے والا اصل راز بھی یہی ہے۔ افسوس اس خوبی کو بڑی عیاری سے مغربی میڈیا اس کے برعکس دکھا رہا ہے۔ ہمیں عربوں کی چار چار بیویوں کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں۔ لندن اور پیرس کی سڑکوں پر ان کی دوڑتی ہوئی فیراری کاریں دکھائی جاتی ہیں۔ مگر ہمیں یہ نہیں بتایا جاتا کہ دنیا میں سب سے بڑا وقف باغ اس زمانے میں بھی عربوں کا کارنامہ ہے۔ ہمیں یہ نہیں پتا کہ غریب اور مسافر کے لیے دنیا کا سب سے بڑا دسترخوان عرب ملک میں بچھتا ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا خیراتی ڈونر سعودی عرب ہے۔ رمضان میں ایک ارب کھانے خیراتی فراہم کرنے والا کوئی یورپی نہیں بلکہ عرب شیخ ہیں۔ ہمارے سندھ اور پنجاب کے سیلاب زدگان کے لیے ایئر برج قائم کرنے والے ممالک صرف عرب ہیں۔ ہمیں سادگی کا استعارہ، مہمان نوازی اور غریب پروری کی مثال، انسانی حقوق کی پاسداری کے آئیڈیلز اور نجات دہندگی کی مورتیاں صرف یورپ میں نظر آتی ہیں، کیونکہ ہم کم فہم ہیں، کج نظر ہیں، معلومات کے کورے اور دل کے ٹیڑے ہیں۔ شکر کہ ملکہ الزبتھ کی موت نے پھر بھی بہت سوں کی آنکھیں کھول دیں۔

(بشکریہ روزنامہ امت کراچی، ۲۱ ستمبر ۲۰۲۲ء)

پاکستان پیپلز پارٹی کراچی کے صدر جناب سعید غنی کا خطاب

بموقع: تحفظ ختم نبوت کانفرنس، یکم ستمبر ۲۰۲۲ء باغِ جناح مزارِ قائد، کراچی

آج اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہونا یقیناً ایک باعث اعزاز بات ہے اور مجھے جب اس کانفرنس میں مدعو کیا گیا اور مجھے بتایا گیا کہ فلاں تاریخ کو اتنے بجے آنا ہے تو میں نے بلا جھجک یہ ہامی بھر لی کہ میں اس کانفرنس میں ضرور آؤں گا۔ یہاں آنا میرے لئے باعث سعادت ہے کہ ہم ایسی کانفرنس میں کھڑے ہیں، جہاں ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے حوالے سے جمع ہیں، ختم نبوت کے خلاف جو کچھ سازشیں تھیں دنیا میں، جو کچھ پروپیگنڈے کئے جارہے تھے، گمراہی پھیلائی جارہی تھی، اس کو ختم کرنے کی جو کاوشیں چلتی رہیں کئی دہائیوں تک اور ۱۹۷۴ء میں وہ منطقی انجام تک پہنچیں اور اللہ تعالیٰ نے شہید ذوالفقار علی بھٹو، پاکستان پیپلز پارٹی اور اس وقت کے جو علمائے کرام و لیڈرز کو یہ توفیق دی، یہ سعادت دی کہ ان کے وسیلے سے یہ کام ہوا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پوری دنیا میں اربوں کی تعداد میں مسلمان ہیں جن میں بہت خامیاں ہیں، گناہگار ہیں، کوتاہیاں ہیں، آپس کے بہت سارے مسئلے مسائل ہیں لیکن شاید دنیا میں کوئی ایسا مسلمان پایا جائے جو یہ کہے کہ نعوذ باللہ! مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر کوئی شبہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے اپنے آپ کو، اپنے اہل وعیال کو اپنی دنیا میں پیاری سے پیاری چیز کو قربان کرنے کا جذبہ اس کے اندر نہ ہو۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو دنیا کے تمام مسلمانوں کو یکجا رکھتی ہے، جوڑے رکھتی ہے اور کبھی اگر ایسا وقت آئے جب دنیا کے مسلمانوں میں تفریق ہونے لگے، دوریاں ہونے لگیں تو ایک ہی رشتہ ہے وہ رشتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جس کی بنیاد پر ہم سب جڑ جاتے ہیں۔ میں آپ تمام منتظمین، علمائے کرام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس کانفرنس کے منعقد ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ ہر برس اسی طرح سے ملک کے مختلف شہروں میں ہم اکٹھے ہوتے رہیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو خراج عقیدت اور خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے، حالانکہ وہ ذات ہمارے خراج عقیدت اور خراج تحسین ہمارے الفاظ کی محتاج نہیں ہے، ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھائیاں بیان کرسکیں، تعریف کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی توفیق دے، ہمیں گناہوں سے بچائے، ہمارے ملک کو محفوظ رکھے اور یہ مسلمان دنیا بھر میں جہاں جہاں، جن جن مصیبتوں کا شکار ہیں، اللہ پاک سب سے ہماری نجات فرمائے، آپ حضرات کا بہت بہت شکریہ!

(مولانا محمد قاسم، کراچی)

۷ر ستمبر.... یومِ تشکر ریلی

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادھمی

ماہ ستمبر شروع ہوتے ہی ملک بھر میں عشرہ ختم نبوت منایا جاتا ہے۔ کانفرنسوں، جلسوں، تشکر ریلیاں اور تجدید عہد کے نام سے قریہ قریہ، گاؤں گاؤں اور چھوٹے بڑے شہروں میں پروگرامز منعقد ہوتے ہیں، لیکن اس سال ستمبر سے پہلے اگست میں ختم نبوت کے پروگراموں کا سلسلہ شروع ہوکر ستمبر کے آخر تک جاری رہا۔ ملک کے دیگر اضلاع کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ذمہ داران بھی ۷ر ستمبر کو یوم تشکر جوش وخروش سے مناتے ہیں اور ۷ر ستمبر کو ضلعی سطح پر سرائے نورنگ میں یوم تشکر ریلی نکالتے ہیں اور ریلی کی کامیابی کے لئے روزانہ کی بنیاد پر پروگراموں کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے، اس دفعہ بھی ریلی سے پہلے تقریباً ۲۰۰ چھوٹے بڑے پروگرامز منعقد کیے اور وسیع تعداد میں پمفلٹ تقسیم کیے، اسکول، کالج اور دینی مدارس کے ساتھ ساتھ تمام سرکاری دفاتر اور معززین علاقہ کو خصوصی دعوت دی گئی۔ یکم ستمبر ککہ خیل میں جمعیت طلبا اسلام کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ، تحصیل غزنی خیل کے سرپرست مولانا عبداللہ اور تحصیل غزنی خیل کے امیر مولانا علی نواز نے خطاب کیے۔

۲ر ستمبر بروز جمعہ المبارک کو نماز جمعہ کے خطبے میں ضلع بھر کے تمام علماء کرام اور خطباء عظام نے عقیدہ ختم نبوت اور تحریک ختم نبوت پر مفصل بیانات کیے اور عاشقان ختم نبوت سے سات ستمبر یوم تشکر ریلی میں شرکت کی اپیل کی۔

۷ر ستمبر بروز بدھ کو جامع مسجد میناری نورنگ سے ختم نبوت کے حوالے سے نماز ظہر کے بعد ۴ بجے ایک عظیم الشان یوم تشکر ریلی نکالی گئی، جس کی قیادت قائمقام امیر حضرت مولانا مفتی عبدالغفار، سرپرست اعلی شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد، ضلعی ناظم اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادھمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم دفتر مولانا عمر خان اور ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان نے کی، جبکہ اس موقع پر جے یو آئی کے ضلعی رہنما مولانا قاری سیف الرحمٰن، جامع مسجد اڈا نورنگ کے خطیب مولانا عبدالحمید، آل نورنگ یونین فیڈریشن کے صدر حاجی عظیم خان، یوسی نورنگ کے امیر مولانا خلیل الرحمٰن، پیر طریقت مولانا عبدالصبور، مولانا گل بادشاہ، مولانا عجب نور حیدر، مولانا محمد صدیق، مفتی رضوان، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا امجد طوفانی، مولانا شبیر احمد حقانی، مولانا برہان الدین، ملک ماجد حسین سمیت بڑی تعداد میں اسکول کالجوں و دینی مدارس کے طلبہ، علما، خطبا، ائمہ مساجد، معززین علاقہ اور شہری موجود تھے یوم تشکر ریلی جامع مسجد میناری پاسبان پلازہ سے شروع ہوئی جو کہ بازار کی مختلف گزرگاہوں سے ہوتی ہوئی ختم نبوت چوک کے مقام پر جلسے کی صورت اختیار کر گئی، جہاں پر مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ۷ر ستمبر ایک عظیم الشان اور تاریخ ساز دن ہے، کیونکہ اس روز پاکستان کی پارلیمنٹ نے اُمت مسلمہ کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانیوں اور مرزائیوں کو قیامت کی صبح تک کافر اور غیر مسلم قرار دیا، اس عظیم فیصلے پر ہم اُس وقت کے وزیر اعظم شہید ذوالفقار علی بھٹو مرحوم، قائد حزب اختلاف و قائد جمعیت مفتی محمودؒ، مفکر ختم نبوت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، پروفیسر غفور احمد اور خان عبدالولی خان سمیت تمام اراکین پارلیمنٹ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ جن اکابرین بالخصوص امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ الحدیث مولانا سیّد انور شاہ کشمیریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، شیخ الحدیث مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمدؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ سمیت محافظین ختم نبوت، اسیران ختم نبوت، شہدائے ختم نبوت اور کارکنان ختم نبوت کی قربانیوں کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جس طرح ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے دلیرانہ فیصلہ سنایا تھا، ٹھیک اسی طرح ۷ر ستمبر کا دن سرکاری طور پر منایا جائے۔ مقررین نے کہا کہ پاکستان اسلام

کے نام پر بنا تھا جس کا مقصد یہی تھا کہ یہاں پر قرآن وسنت کا قانون ہوگا اور تمام اہم اور کلیدی عہدوں پر مسلمان فائز ہوں گے، لیکن افسوس کا مقام ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک اہم اور کلیدی عہدوں پر قادیانی براجمان ہیں جو کہ ایک اسلامی ملک کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اور یہی قادیانی پاکستان کے اہم راز اور منصوبے دشمن کو بآسانی دے سکتے ہیں، انہی قادیانیوں کے بارے میں مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ قادیانی اسلام اور ملک کے دشمن ہیں، لہٰذا پاکستان کا اسلامی آئین کسی بھی قادیانی کو اہم عہدوں پر نامزد کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ یوم تشکر ریلی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفار کے بیان اور دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی کے اختتام پر صرف دو دن بعد ۱۰ ستمبر کو جی ٹی روڈ ختم نبوت چوک نورنگ میں تجدید عہد کانفرنس کا اعلان بھی کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل غزنی خیل میں تحصیل امیر مولانا علی نواز صاحب کی قیادت میں تاجہ زئی سے شہباز خیل تک موٹر سائیکل ریلی بھی نکالی گئی تھی۔

یومِ تشکر ریلی کی قراردادیں:

۱:... ۷ ستمبر کی اس عظیم الشان ختم نبوت ریلی کی وساطت سے ہم اکابرین ختم نبوت، شہدائے ختم نبوت، مجاہدین ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ان کی ارواح سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ان کا مشن پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

۲:... قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے فوری طور پر ہٹایا جائے۔

۳:... حکومت وقت ناموس رسالت کے قوانین میں ترامیم سے باز رہے اور اس قانون کے تحت جن مجرموں پر جرم ثابت ہوکر سزائیں سنائی گئی ہیں ان پر فوری طور پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔

۴:... حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ یوٹیلٹی اسٹورز میں قادیانی کمپنی ”شیزان“ کی مصنوعات کی فروخت پر پابندی لگائی جائے اور شیزان مصنوعات یعنی مشروبات، اچار، جیم اور ثمر قند وغیرہ کی ترسیل بند کی جائے۔

۵:... نجی ایئر لائن ایئر بلیو کے مالک سابقہ وزیراعظم جناب شاہد خاقان عباسی صاحب اس بات کا نوٹس لے لیں کہ دوران سفر ایئر بلیو میں مسافروں کو قادیانی کمپنی شیزان مصنوعات خصوصاً جوس وغیرہ دی جاتی ہیں، ان کو فوری طور پر بند کیا جائے۔

۶:... مسلم ٹی وی ون اور مسلم ٹی وی ٹو سمیت تمام قادیانی چینلز، اخبارات وجرائد کو فوری طور پر بند کیا جائے' یہ اجتماع عوام الناس سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی مصنوعات (ذائقہ بناسپتی، شاہ تاج چینی، پنجاب آئل ملز، راجہ سوپ، کیوریٹو میڈیسن، یونیورسل اسٹیبلائزر) سمیت تمام قادیانی اداروں کا بائیکاٹ کیا جائے۔

نوٹ: سرائے نورنگ میں بعض دکاندار قاضی دواخانہ کی ادویات، یونیورسل اسٹیبلائزر فروخت کررہے ہیں۔ یہ فوراً بند کریں اور ایک سازش کے تحت شیزان مشروبات کے خالی ڈبے دکانوں کے سامنے جگہ جگہ رکھے ہوئے ہیں ان بوتلوں کے خالی ڈبوں کو دکاندار اپنے دکانوں سے ہٹائیں۔

۷:... ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں نادرا آفس نورنگ میں خواتین کے لئے باپردہ علیحدہ انتظام کیا جائے اور عوام کی سہولت کیلئے دور دراز کے ملحقہ علاقوں میں نادرا سہولت سنٹرز قائم کیے جائیں۔ کیونکہ شام کے وقت ان دور دراز کے علاقوں کو واپس جانے میں کافی مشکلات ہوتی ہیں۔

☆☆..................☆☆

بقیہ:......خطاب جناب منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ

۱۲۵ حملے مساجد پر ہوئے، امام بارگاہوں پر ہوئے، چرچوں پر ہوئے، ان پر ایک حملہ ہوا اور یہ پاکستان چھوڑ کر چلے گئے۔ ہم نے یو این او میں جواب لکھا ہے، اس میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ قادیانی ہمارے پاکستان کے آئین کو تسلیم کریں، قادیانی اپنے آپ کو آرٹیکل ۳۶ کے اندر رجسٹرڈ کرائیں، آرٹیکل ۳۶ آئین پاکستان کا واضح قانون ہے، جس دن قادیانی آرٹیکل ۳۶ میں رجسٹرڈ ہوجائیں گے اس دن سے ہماری ان کے ساتھ جنگ ختم ہوجائے گی۔ ہماری جنگ ان سے صرف یہ ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں جو آئین میں ممنوع ہے، پاکستان کے پینل کورٹ میں ممنوع ہے، عدالتوں میں فیصلے موجود ہیں، اس کے باوجود بھی قادیانی اپنے آپ کو اس قانون کے تحت لے کر نہیں آرہے، یو این او میں ہماری درخواست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے فائل کی گئی ہے، ان کی قرارداد ان شاء اللہ! مسترد ہوجائے گی۔ آپ اور ہم ان کا آخری دم تک پیچھا کریں گے۔

ختم نبوت تجدید عہد کانفرنس، نورنگ

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی

۷ستمبر یوم تشکر ریلی نورنگ کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ ۱۰ستمبر۲۰۲۲ء نماز مغرب کے بعد جی ٹی روڈ ختم نبوت چوک نورنگ میں ایک عظیم الشان تجدید عہد کانفرنس منعقد ہوگی صرف دودن کا وقت ہے تمام ساتھی کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور کوشش کریں، چنانچہ صوبائی مبلغ ختم نبوت مولانا عابد کمال سے رابطہ کرکے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد اور مرکزی مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی سے وقت لیا گیا۔ دونوں حضرات نے تجدید عہد کانفرنس میں شرکت کا وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد دامت برکاتھم العالیہ کوضلعی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرحیم نے بھی دعوت دے دی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں میں ان شاء اللہ ضرور شرکت کروں گا۔ اس خوشخبری نے ساتھیوں میں ایک نیا جوش وجذبہ پیدا کیا۔

۱۰ستمبر نماز عصر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی کے غریب خانے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال اور چچا عنایت نے ضلعی کابینہ اراکین وعلماء کرام کے ہمراہ چائے نوشی کی اور کانفرنس میں تشریف لے گئے۔ نماز مغرب کے بعد تجدید عہد کانفرنس کا آغاز حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ کی صدارت میں قاری ذبیح اللہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نعتیہ کلام کے بعد مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مرکزی مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال کے خطاب ہوئے۔ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی اسلام اور پاکستان کے ازلی دشمن ہیں، یہ کبھی بھی اسلام اور پاکستان کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے ملک میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر حکومت سے کڑی نگاہ رکھنے کی اپیل کی۔ قادیانی فتنہ کو دوام دینے کے لئے ملک بھر میں قادیانیوں کے دفاتر قائم ہیں، جس کے ذریعے وہ اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں وہ پاکستان کے آئین اور پارلیمنٹ کو نہیں مانتے۔ مزید کہا کہ ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی نے قادیانیت کا فریب اور دجل پوری دنیا میں عیاں کیا اور قادیانیوں کو آئین پاکستان میں ہمیشہ کے لئے دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار دے دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ قادیانی پاکستانی پارلیمنٹ کے فیصلہ کو تسلیم کریں اور آئین پاکستان کی پاسداری کریں، جس طرح دیگر غیر مسلم ہیں۔ مقررین نے ملک بھر میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنے کی بھی اپیل کی ہے۔ کانفرنس کے اختتام پر حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ نے مختصر وقت میں نورنگ میں عظیم الشان تجدید عہد ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت کی ضلعی تنظیم کی کارکردگی کوسراہا اور فرمایا کہ دو مہینوں کا پروگرام دودن میں کرنا آپ لوگوں کا اعزاز ہے، اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔

تجدید عہد ختم نبوت کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت کے ضلعی سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد، قائمقام امیر حضرت مولانا مفتی عبدالغفار، ضلعی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ، ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ضلعی ناظم نشرواشاعت صاحبزادہ امین اللہ خان، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیّب طوفانی، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان، جے یو آئی کے صوبائی رہنما حضرت مولانا اشرف علی، حضرت مولانا عبدالحمید، حضرت مولانا بشیر احمد، مولانا عجب نور، مولانا عبدا لصبور، مولانا حافظ امیر پیاؤ شاہ، مولانا قاری گل رحمٰن، مولانا پیر خالد رضا زکوڑی شریف سمیت کثیر تعداد میں علماء کرام دینی مدارس اور اسکول کالج کے طلبہ اور عاشقان ختم نبوت نے شرکت کی۔ کانفرنس کی بہترین سیکورٹی کے فرائض ادا کرنے پر انصار الاسلام تحصیل نورنگ کے سالار جناب حبیب اللہ مجاہد سمیت تمام رضا کاروں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ☆☆☆

اے رسولِ امیں ﷺ، خاتم المرسلیں ﷺ

حضرت سیّد نفیس الحسینیؒ

اے رسولِ امیں، خاتم المرسلیںؐ، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب، اے تو عالی نسب، اے تو والا حسب
دُودمانِ قریشی کے دُرِّ ثمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولیں، سید ا لآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا، اس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہُوا
کیا عرب، کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

سدرۃ المنتہیٰ رہ گزر میں تری، قاب قوسین گردِ سفر میں تری
تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضو ترے سرمدی تاج کی، زُلف تاباں حسیں رات معراج کی
لیلۃ القدر تیری منور جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

مصطفیٰؐ مجتبیٰؐ تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروں کی شانِ جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ
شاہد عدل ہیں یہ ترے جانشیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیسؔ انفسِ دو جہاں، سرورِ دلبراں دلبر عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

فرما گئے یہ ہادی
تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد
لا نبی بعدی
بمقام
مسلم کالونی چناب نگر
زیر صدارت
پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل
حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
زیر سرپرستی
صاحبزادہ پیر طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب ولی ابن ولی
حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری الحسینی صاحب
عظیم الشان
تاریخ ساز
ختم نبوت کانفرنس
ان شاء اللہ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے
27
28
اکتوبر 2022ء
بروز جمعرات جمعۃ المبارک
پروقار
سالانہ
41 ویں
2 روزہ
ختم نبوت کے پروانوں سے جوق در جوق شرکت کی درخواست ہے
توحید باری تعالیٰ
عقیدہ ختم نبوت
سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
عظمت صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم
اتحاد امت محمدیہ
ظہور امام مہدی علیہ الرضوان
پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ
جلسے کے اہم موضوعات
ممتاز علماء کرام
مشائخ عظام
دینی جماعتوں کے قائدین
دانشوران عمائدین ملت
خطاب فرمائیں گے
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
چناب نگر ضلع چنیوٹ
برائے رابطہ
0300-7314337
0300-4304277
0301-6395200
0300-9423078
0343-4777275
اندرون سرائے سلطان لنڈا بازار لاہور
السید گرافکس